﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 13

جمعۃ المبارک 21/جولائی 2006ء

25/جمادی الثانی 1427 ہجری قمری — 21/وفا 1385 ہجری شمسی

شمارہ 29

عیب تلاش نہ کرو

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے کے عیب تلاش نہ کرو۔ اپنے بھائی کے خلاف تجسس نہ کرو۔ حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے سے بغض وکینہ نہ رکھو۔ بے رخی نہ برتو اور جس طرح خدا نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔ (مسند احمد حدیث نمبر 10527)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

ہم مسلمان ہیں اور احمدی ایک امتیازی نام ہے۔ خدا تعالیٰ ایک جماعت بنانا چاہتا ہے اور اس کا دوسروں سے امتیاز ہونا ضروری ہے۔

احمد کے نام میں اسلام کے بانی احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اِتّصال ہے۔ اسلام احمدی ہے اور احمدی اسلام ہے۔

ایک مولوی صاحب آئے اور انہوں نے سوال کیا کہ خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے۔ آپ نے اپنے فرقہ کا نام احمدی کیوں رکھا ہے؟ یہ بات ﴿ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ (الحج:79) کے برخلاف ہے۔ اس کے جواب میں حضرت نے فرمایا:

''اسلام بہت پاک نام ہے اور قرآن شریف میں یہی نام آیا ہے۔ لیکن جیسا کہ حدیث شریف میں آچکا ہے اسلام کے تہتّر فرقے ہوگئے ہیں اور ہر ایک فرقہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ انہی میں ایک رافضیوں کا ایسا فرقہ ہے جو سوائے دو تین آدمیوں کے تمام صحابہؓ کو سبّ وشتم کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو گالیاں دیتے ہیں۔ اولیاء اللہ کو بُرا کہتے ہیں پھر بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ خارجی حضرت علی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بُرا کہتے ہیں اور پھر بھی مسلمان نام رکھاتے ہیں۔ بلاد شام میں ایک فرقہ یزیدیہ ہے جو امام حسینؓ پر تبرّہ بازی کرتے ہیں اور مسلمان بنے پھرتے ہیں۔ اسی مصیبت کو دیکھ کر سلف صالحین نے اپنے آپ کو ایسے لوگوں سے تمیز کرنے کے واسطے اپنے نام شافعی، حنبلی وغیرہ تجویز کئے۔ آج کل نیچریوں کا ایک ایسا فرقہ نکلا ہے جو جنت، دوزخ، وحی، ملائک سب باتوں کا منکر ہے۔ یہاں تک کہ سیّد احمد خاں کا خیال تھا کہ قرآن مجید بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیالات کا نتیجہ ہے اور عیسائیوں سے سُن کر یہ قصّے لکھ دئے ہیں۔ غرض ان تمام فرقوں سے اپنے آپ کو تمیز کرنے کے لئے اس فرقہ کا نام احمدیہ رکھا گیا۔

حضرت یہ تقریر کر رہے تھے کہ اس مولوی نے پھر سوال کیا کہ قرآن شریف میں تو حکم ہے کہ ﴿لَا تَفَرَّقُوْا﴾ (آل عمران :104) اور آپ نے تو تفرقہ ڈال دیا۔ حضرت نے فرمایا:

''ہم تو تفرقہ نہیں ڈالتے بلکہ ہم تفرقہ دُور کرنے کے واسطے آئے ہیں۔ اگر احمدی نام رکھنے میں ہتک ہے تو پھر شافعی حنبلی کہلانے میں بھی ہتک ہے۔ مگر یہ نام ان اکابر کے رکھے ہوئے ہیں جن کو آپ بھی صلحاء مانتے ہیں۔ وہ شخص بدبخت ہوگا جو ایسے لوگوں پر اعتراض کرے اور ان کو بُرا کہے۔ صرف امتیاز کے لئے ان لوگوں نے اپنے یہ نام رکھے تھے۔ ہمارا کاروبار خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ہم پر اعتراض کرنے والا خدا تعالیٰ پر اعتراض کرتا ہے۔ ہم مسلمان ہیں اور احمدی ایک امتیازی نام ہے۔

اگر صرف مسلمان نام ہو تو شناخت کا تمغہ کیونکر ظاہر ہو۔ خدا تعالیٰ ایک جماعت بنانا چاہتا ہے اور اس کا دُوسروں سے امتیاز ہونا ضروری ہے۔ بغیر امتیاز کے اس کے فوائد مترتب نہیں ہوتے اور صرف مسلمان کہلانے سے تمیز نہیں ہوسکتی۔ امام شافعی اور حنبل وغیرہ کا زمانہ بھی ایسا تھا کہ اس وقت بدعات شروع ہوگئی تھیں۔ اگر اس وقت یہ نام نہ ہوتے تو اہل حق اور ناحق میں تمیز نہ ہوسکتی۔ ہزارہا گندے آدمی ملے جُلے رہتے۔ یہ چار نام اسلام کے واسطے مثل چار دیواری کے تھے۔ اگر یہ لوگ پیدا نہ ہوتے تو اسلام ایسا مشتبہ مذہب ہو جاتا کہ بدعتی اور غیر بدعتی میں تمیز نہ ہوسکتی۔ اب بھی ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ گھر گھر ایک مذہب ہے۔ ہم کو مسلمان ہونے سے انکار نہیں مگر تفرقہ دُور کرنے کے واسطے یہ نام رکھا گیا ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توریت والوں سے اختلاف کیا اور عام نظروں میں ایک تفرقہ ڈالنے والے بنے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ تفرقہ خود خدا ڈالتا ہے۔ جب کھوٹ اور ملاوٹ زیادہ ہو جاتی ہے تو خدا تعالیٰ خود چاہتا ہے کہ ایک تمیز ہو جائے۔

مولوی صاحب نے پھر وہی سوال کیا کہ خدا نے تو کہا ہے کہ ﴿ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ (الحج:79)۔ فرمایا:

''کیا اس میں رافضی اور بدعتی اور آج کل کے مسلمان شامل ہیں؟ کیا اس میں آج کل کے وہ لوگ شامل ہیں جو اباحتی ہو رہے ہیں؟ اور شراب اور زنا کو بھی اسلام میں جائز جانتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس کے مخاطب تو صحابہؓ ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ قرون ثلاثہ کے بعد فیج اعوج کا زمانہ ہوگا جس میں جھوٹ اور کذب کا افشا ہوگا۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس زمانہ کے لوگوں کے متعلق فرمایا ہے ''لَیْسُوْا مِنِّیْ وَ لَسْتُ مِنْھُمْ''۔ نہ اُن کا مجھ سے کوئی تعلق ہے، نہ میرا اُن سے کوئی تعلق ہے۔ وہ لوگ مسلمان کہلائیں گے مگر میرے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔

جو لوگ اسلام کے نام سے انکار کریں یا اس نام کو عار سمجھیں ان کو تو مَیں لعنتی کہتا ہوں۔ مَیں کوئی بدعت نہیں لایا۔ جیسا کہ حنبلی شافعی وغیرہ نام تھے ایسا ہی احمدی بھی نام ہے بلکہ احمد کے نام میں اسلام کے بانی احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ اتّصال ہے۔ اور یہ اتّصال دوسرے ناموں میں نہیں۔ احمد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے۔ اسلام احمدی ہے اور احمدی اسلام ہے۔ حدیث شریف میں محمدی رکھا گیا ہے۔ بعض اوقات الفاظ بہت ہوتے ہیں مگر مطلب ایک ہی ہوتا ہے۔ احمدی نام ایک امتیازی نشان ہے۔ آج کل اس قدر طوفان زمانہ میں ہے کہ اوّل آخر کبھی نہیں ہوا۔ اس واسطے کوئی نام ضروری تھا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک جو مسلمان ہیں وہ احمدی ہیں''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 500-502 جدید ایڈیشن)

اسلام میں حقیقی جہاد

نفسوں کو پاک کرنے کا جہاد:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''دیکھو میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔ مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔ اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔ صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو۔ جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے کہ یضع الحرب یعنی مسیح جب آئیگا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دیگا۔ سو میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں۔ دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور دردمندوں کے ہمدرد بنیں۔ زمین پر صلح پھیلاویں کہ اس سے ان کا دین پھیلے گا اور اس سے تعجب مت کریں کہ ایسا کیونکر ہوگا۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے بغیر توسط معمولی اسباب کے جسمانی ضرورتوں کے لئے حال کی نئی ایجادوں میں زمین کے عناصر اور زمین کی تمام چیزوں سے کام لیا ہے اور ریل گاڑیوں کو گھوڑوں سے بھی بہت زیادہ دوڑا کر دکھلا دیا ہے ایسا ہی اب وہ روحانی ضرورتوں کے لئے بغیر توسط انسانی ہاتھوں کے آسمان کے فرشتوں سے کام لے گا۔ بڑے بڑے آسمانی نشان ظاہر ہونگے اور بہت سی چمکیں پیدا ہونگی جن سے بہت سی آنکھیں کھل جائیں گی''۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔روحانی خزائن جلد 17صفحہ15)

معجزات اور خدائی چمک دکھانے کا جہاد:

''ایسا ہی ایک اور حدیث صحیح مسلم میں ہے جو مسیح موعود کے بارے میں ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود جنگ نہیں کرے گا۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ اَخرَجتُ عِبادًا لِّی لَا یَدَانِ لِقِتَالِھِم لِاَحَدٍ فَاَحرِزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْر۔ یعنی اے آخری مسیح میں نے اپنے ایک بندے ایسی طاقتور زمین پر ظاہر کئے ہیں (یعنی یورپ کی قومیں) کہ کسی کو ان کے ساتھ جنگ کرنے کی طاقت نہیں ہوگی۔ پس تو ان سے جنگ نہ کر بلکہ میرے بندوں کو طور کی پناہ میں لے آ۔ یعنی تجلیات آسمانی اور روحانی نشانوں کے ذریعہ سے ان بندوں کو ہدایت دے۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ یہی حکم مجھے ہوا ہے۔

اب واضح ہو کہ ان بندوں سے مراد یورپ کی طاقتیں ہیں جو تمام دنیا میں پھیلتی جاتی ہیں اور طور سے مراد تجلیات حِقّہ کا مقام ہے جس میں انوار و برکات اور عظیم الشان معجزات اور ہیبت ناک آیات صادر ہوتی ہیں اور خلاصہ اس پیشگوئی کا یہ ہے کہ مسیح موعود جب آئے گا تو وہ ان زبردست طاقتوں سے جنگ نہیں کرے گا بلکہ دین اسلام کو زمین پر پھیلانے کے لئے وہی چمکتے ہوئے نور اس پر ظاہر ہوں گے جو موسیٰ نبی پر کوہ طور میں ظاہر ہوئے تھے پس طور سے مراد چمکدار تجلیات الٰہیّہ ہیں جو معجزات اور کرامات اور خرق عادت کے طور پر ظہور میں آ رہے ہیں اور آئیں گے اور دنیا دیکھے گی کہ وہ چمک کس طرح سطح دنیا پر محیط ہو جائے گی خدا بہت پوشیدہ اور مخفی در مخفی ہے مگر جس طرح موسیٰ کے زمانہ میں ایک خوفناک تجلی اس نے ظاہر کی تھی یہاں تک کہ اس تجلی کی موسیٰ بھی برداشت نہ کر سکا اور غش کھا کر گر گیا اس زمانہ میں بھی وہ فوق العادت الٰہی چمک اپنا چہرہ دکھائے گی جس سے طالب حق تسلی پائیں گے جیسا کہ خدا تعالےٰ نے آج سے پچیس برس پہلے مجھے مخاطب کر کے ایک عظیم الشان پیشگوئی کی ہے جو میری کتاب براھین احمدیہ میں درج ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ **''دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا''**

پس اس الہامی عبارت میں خدا نے جو یہ فرمایا کہ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا یہ وہی چمکار ہے جو کوہ طور کی چمکار سے مشابہت رکھتی ہے''۔ (پیغام صلح۔روحانی خزائن جلد 23صفحہ398-397)

اسلام کی برکات اور انوار سے جہاد:

''علاوہ بریں اگر اللہ تعالیٰ کی یہ مرضی ہوتی کہ ایسے زمانہ میں اسلام کی ترقی جنگ سے وابستہ ہوتی تو ہر قسم کے ہتھیار مسلمانوں کو دیئے جاتے' حالانکہ جس قدر ایجادیں آلات حربیہ کے متعلق یورپ میں ہو رہی ہیں کسی جگہ نہیں ہوتی ہیں۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی مصلحت کا صاف پتہ لگتا ہے کہ یہ لڑائی کا زمانہ نہیں ہے۔ **اور کبھی بھی کوئی دین اور مذہب لڑائی سے نہیں پھیل سکتا۔ پہلے بھی اسلام کی ترقی اور اشاعت کے لیے تلوار نہیں اٹھائی گئی۔ اسلام اپنے برکات' انوار اور تاثرات کے ذریعہ پھیلا ہے اور ہمیشہ اسی طرح پھیلے گا۔ پس یہ نہایت ہی غلط اور مکروہ خیال ہے کہ مسیح کے وقت جنگ ہو گی اور نہ مسیح کو اس کی حاجت۔ وہ قلم سے کام لے گا اور اسلام کی حقانیت اور صداقت کو پُر زور دلائل اور تاثیرات کے ساتھ ثابت کر کے دکھائے گا اور دوسرے ادیان پر اس کو غالب کرے گا اور یہ ہو رہا ہے''۔**

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ447)

تمام سچے مسلمان جو دنیا میں گذرے کبھی ان کا یہ عقیدہ نہیں ہوا کہ اسلام کو تلوار سے پھیلانا چاہئے بلکہ ہمیشہ اسلام اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے دنیا میں پھیلا ہے۔ پس جو لوگ مسلمان کہلا کر صرف یہی بات جانتے ہیں کہ اسلام کو تلوار سے پھیلانا چاہئے وہ اسلام کی ذاتی خوبیوں کے معترف نہیں ہیں اور ان کی کارروائی درندوں کی کارروائی سے مشابہ ہے۔ (تریاق القلوب۔روحانی خزائن جلد 15صفحہ167حاشیہ)

آسمانی نشانوں کے ساتھ جہاد:

غرض یہ خیالات بھی کہ گویا کسی زمانہ میں کوئی مسیح اور مہدی اس غرض سے آئے گا کہ تا کافروں سے جنگ کر کے دین اسلام کو پھیلاوے یہ خیالات اس قدر بیہودہ اور لغو ہیں کہ خود قرآن شریف ان کے رد کرنے کے لئے کافی ہے۔ جس دین کے ہاتھ میں ہمیشہ اور ہر زمانہ میں آسمانی معجزات اور نشانات موجود ہیں اور حکمت اور حق سے بھرا ہوا ہے اس کو دین پھیلانے کے لئے زمینی ہتھیاروں کی کیا ضرورت ہے اس کا جنگ خدا کی چمکدار تائیدوں کے ساتھ ہے نہ لوہے کی تلوار کے ساتھ کاش دیوانہ طبع مکہ کے کافر اسلام کو تلوار سے نابود کرنا نہ چاہتے تا خدا یہ طریق پسند نہ کرتا کہ وہ تلوار سے ہی مارے جائیں۔ (پیغام صلح۔روحانی خزائن جلد 23صفحہ396)

اس زمانہ میں جو تیرہ سو برس عہد نبوت کو گزر گئے اور خود اسلام اندرونی طور پر تہتر فرقوں پر پھیل گیا۔ سچے مسیح کا یہ کام ہونا چاہیئے کہ دلائل کے ساتھ دلوں پر فتح پاوے نہ تلوار کے ساتھ اور صلیبی عقیدہ کو واقعی اور سچے ثبوت کے ساتھ توڑ دے نہ یہ کہ ان صلیبوں کو توڑتا پھرے جو چاندی یا سونے یا پیتل یا لکڑی سے بنائی جاتی ہیں اگر تم جبر کرو گے تو تمہارا جبر اس بات پر کافی دلیل ہے کہ تمہارے پاس اپنی سچائی پر کوئی دلیل نہیں۔ ہر یک نادان اور ظالم طبع جب دلیل سے عاجز آ جاتا ہے تو پھر تلوار یا بندوق کی طرف ہاتھ لمبا کرتا ہے مگر ایسا مذہب ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہو سکتا جو صرف تلوار کے سہارے سے پھیل سکتا نہ کسی اور طریق سے اگر تم ایسے جہاد سے باز نہیں آ سکتے اور اس پر غصہ میں آ کر راستبازوں کا نام بھی دجال اور ملحد رکھتے ہو تو ہم ان دو فقروں پر اس تقریر کو ختم کرتے ہیں۔ ﴿قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ﴾ (الکافرون:2-3) اندرونی تفرقہ اور پھوٹ کے زمانہ میں تمہارا فرضی مسیح اور فرضی مہدی کس کس پر تلوار چلائے گا کیا سنیوں کے نزدیک شیعہ اس لائق نہیں کہ ان پر تلوار اُٹھائی جائے اور شیعوں کے نزدیک سنی اس لائق نہیں کہ ان سب کو تلوار سے نیست و نابود کیا جاوے پس جبکہ تمہارے اندرونی فرقے ہی تمہارے عقیدہ کی رو سے مستوجب سزا ہیں تو تم کس کس سے جہاد کرو گے۔ **مگر یاد رکھو کہ خدا تلوار کا محتاج نہیں وہ اپنے دین کو آسمانی نشانوں کے ساتھ زمین پر پھیلائے گا اور کوئی اس کو روک نہیں سکے گا۔**

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19صفحہ76-75)

دشمنوں کے لئے ایک گیت

ہم بھی یہی دعا کریں
تم بھی یہی دعا کرو
ڈھل جائیں راحتوں میں غم
ہر سانس یہ صدا کرے
وصل حبیب ہو نصیب
قسمت ہری خدا کرے
ہم بھی یہی دعا کریں
تم بھی یہی دعا کرو

دل تھا ہمارے پاس بھی
دل ہے تمہارے پاس بھی
ہم نے چراغ کر لیا
تم بھی اُسے دیا کرو
نور ازل سے مانگ لو
وہ لو کہ جو ضیا کرے
وصل حبیب ہو نصیب
قسمت ہری خدا کرے

ہم تو ہیں کوئے یار میں
تم جانے کس کے ہو گئے؟
منزل تو اپنی ایک تھی
تم راستے میں کھو گئے
کتنی صدائیں دیں تمہیں
کب تک کوئی صدا کرے؟
وصل حبیب ہو نصیب
قسمت ہری خدا کرے
ہم بھی یہی دعا کریں
تم بھی یہی دعا کرو

(جمیل الرحمن۔ہالینڈ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان اور بے نظیر قوت قدسیہ

(ملک سعید احمد رشید۔ ربوہ)

(دوسری قسط)

حضرت مسیح موعودؑ کی قوت قدسیہ

شروع مضمون میں قوت قدسیہ کی تشریح اور تمہید میں جن امور کا خلاصۃً ذکر کیا گیا ہے ان کے علاوہ بھی بہت سے امور ہیں جو قوت قدسیہ سے تعلق رکھتے ہیں جن کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ نے مختلف جگہوں پر اور مختلف امور کے ضمن میں بیان فرمایا ہے۔ ان کے بارہ میں آپ فرماتے ہیں کہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ نے مجھے بھی عطا فرمایا ہے۔

❁...... چنانچہ فرمایا:

"اب یہ عاجز بحکم ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ (الضحیٰ: 12) اس بات کے اظہار میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ خداوند کریم و رحیم نے محض فضل و کرم سے ان تمام امور سے اس عاجز کو حصّہ وافر دیا ہے۔ اور اس ناکارہ کو خالی ہاتھ نہیں بھیجا اور نہ بغیر نشانوں کے مامور کیا۔ بلکہ یہ تمام نشان دئے ہیں جو ظاہر ہو رہے ہیں اور ہوں گے۔ اور خدائے تعالیٰ جب تک کھلے طور پر حجت قائم نہ کرلے تب تک ان نشانوں کو ظاہر کرتا چلا جائے گا"۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 338-339)

قوت قدسیہ کس طرح عطا ہوئی؟

❁...... اس کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" مجھے یہ خواب آئی کہ مَیں ایک جگہ چارپائی پر بیٹھا ہوں......... اتنے میں تین فرشتے آسمان سے آئے۔ .... تب مَیں نے ان فرشتوں......کو کہا کہ آؤ مَیں ایک دعا کرتا ہوں تم آمین کرو۔ تب مَیں نے یہ دعا کی کہ رَبِّ اَذْھِبْ عَنِّیَ الرِّجْسَ وَ طَھِّرْنِیْ تَطْھِیْرًا۔ اس کے بعد وہ تینوں فرشتے آسمان کی طرف اٹھ گئے۔ ......اور میری آنکھ کھل گئی۔ اور آنکھ کھلتے ہی مَیں نے دیکھا کہ ایک بالا طاقت مجھ کو ارضی زندگی سے بلند تر کھینچ کر لے گئی ہے۔ اور وہ ایک ہی رات تھی جس میں خدا نے بتمام و کمال میری اصلاح کر دی اور مجھ میں وہ تبدیلی واقع ہوئی کہ جو انسان کے ہاتھ سے یا انسان کے ارادے سے نہیں ہو سکتی۔ ....

شاید اس رات سے اوّل یا اس رات کے بعد مَیں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے......اس نے مجھے ایک جگہ لٹا کر میری آنکھیں نکالی ہیں اور صاف کی ہیں۔ ......اور ایک مصفّا نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا۔ ......اس کو ایک چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح بنا دیا ہے اور یہ عمل کر کے پھر وہ شخص غائب ہو گیا"۔ (تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 351-352)

❁...... نیز فرماتے ہیں:

"یہ الہام اس وقت مجھے ملا جبکہ میرے جگر کے ٹکڑے خدا تعالیٰ کے شوق میں اڑے اور عشاق الٰہی کی موت میرے پر آئی اور کئی قسم کے جلانے سے میں جلایا گیا اور کئی قسم کے خوفوں سے مَیں کوٹا گیا۔ اور اہل وعیال سے میرا دل کاٹا گیا یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کا فعل پورا ہو گیا اور میرا راستہ کھولا گیا اور میرے چاند کا نور مجھ میں بھرا گیا۔ پس اس سے مجھے دو حصے ملے۔ الہام کا نور اور عقل کا نور۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور کوئی اس کے فضل کو رد نہیں کر سکتا۔

(نجم الھدیٰ۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 60-61)

❁...... پھر فرمایا:

"مَیں بیضۂ بشریت سے نکالا گیا اور روحانیین میں داخل کیا گیا"۔ (ترجمہ از عربی کرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 68)

❁...... اور ایک جگہ فرماتے ہیں:

"جو خدا نے چاہا وہی ہوا۔ اور اُس نے مجھے سخت سیاہ رات میں......نور عطا فرمایا اور میرے دل کو امتوں اور قوموں کے روشن کرنے کے لئے روشن کیا اور میرے پر احسان کیا اور مجھے مسیح موعود بنایا"۔

(روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 55)

❁...... "اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ اس نے میری طرف نظر کی، مجھے قبول کیا اور مجھ پر احسان کیا اور میری تربیت کی اور اپنی جناب سے مجھے فہم سلیم عطا کیا اور عقل مستقیم بخشی اور کتنے ہی نور ہیں جو میرے دل میں ڈالے"۔

(ترجمہ از عربی، حمامۃ البشریٰ۔ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 284-285)

❁...... نیز فرمایا:

"وَاِنِّیْ غُسِلْتُ بِمَاءِ النُّوْرِ وَطُھِّرْتُ بِعَیْنِ الْقُدُسِ "، مَیں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ میں پاکیزہ کیا گیا ہوں۔

(خطبۃ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 53)

❁...... آپ فرماتے ہیں:

"اِعْلَمُوْا اَنَّ فَضْلَ اللّٰہِ مَعِیْ۔ وَاَنَّ رُوْحَ اللّٰہِ یَنْطِقُ فِیْ نَفْسِیْ فَلَا یَعْلَمُ سِرِّیْ وَدَخِیْلَۃَ اَمْرِیْ اِلَّا رَبِّیْ"۔

جان لو کہ خدا کا فضل میرے ساتھ ہے اور اللہ کی روح میرے اندر بولتی ہے اور میرے بھید اور راز کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(ترجمہ از عربی۔ انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 176-177)

❁...... "قَدْ خَصَّنِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِاٰیَاتٍ مِنْ عِنْدِہٖ وَبَارَکَ فِیْ قَوْلِیْ وَنُطْقِیْ وَجَعَلَ الْبَرَکَۃَ فِیْ دُعَائِیْ وَاَنْزَلَ الْاَنْوَارَ عَلٰی اَنْفَاسِیْ وَعَلٰی دَارِیْ وَجُدْرَانِ بَیْتِیْ وَھُوَ مَعِیْ حَیْثُمَا کُنْتُ "۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات سے مجھے خاص کیا ہے اور میرے قول اور زبان میں برکت دی۔ اور میری دعا میں برکت رکھ دی ہے اور مجھ پر اور میرے گھر پر اور گھر کی دیواروں پر اس نے اپنے انوار اتارے ہیں اور مَیں جہاں کہیں ہوں وہ میرے ساتھ ہے۔

(حمامۃ البشریٰ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 324)

❁...... نیز فرمایا:

"اس کے فیضان اور احسان اس کثرت اور تواتر سے مجھ پر ہوئے کہ مَیں بیضۂ بشریت سے نکالا گیا اور روحانیین میں داخل کیا گیا۔ (کرامات الصادقین ترجمہ از عربی۔ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 68)

❁...... وہ خدا جو آسمان پر ہے......وہ میرے ساتھ ہو گا اور میرے ساتھ ہے۔ ......اسی کی روح ہے جو میرے اندر بولتی ہے"۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 499)

❁...... پھر فرماتے ہیں:

"ایک غیب میں ہاتھ ہے جو مجھے تھام رہا ہے اور ایک پوشیدہ روشنی ہے جو مجھے منور کر رہی ہے اور ایک آسمانی روح ہے جو مجھے طاقت دے رہی ہے"۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 635)

❁......"میرے انفاس خطاؤں کے زہر کا تریاق ہیں اور خطرات کو شبہات کے بازار میں لے جانے سے روکنے والی دیوار ہیں"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 309 حاشیہ)

❁......جن کو روح القدس یا قوت قدسیہ عطا کی جاتی ہیں ان کو خاص قسم کے نور بھی عطا ہوتے ہیں جو اس قوت قدسیہ کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ وہ دنیا میں سعید فطرت لوگوں میں پاک انقلاب پیدا کرتے ہیں۔ نور کے چشمے ان کے اندر پھوٹ رہے ہوتے ہیں۔ سر کے بالوں سے لے کر پیر کے ناخنوں تک وہ نوران کے جسم و جان کو منور کر دیتا ہے۔

اس نور کی کئی اقسام ہیں یا کئی رنگ میں یہ نور اپنے کرشمے دکھاتا ہے۔ جس کی تفصیل حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ارشادات سے واضح ہو جائے گی۔

❁......آپؑ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ کے راستباز بندے دنیا میں اس لئے نہیں آتے کہ لوگوں کو تماشے دکھلائیں بلکہ اصل مطلب ان کا جذب الی اللہ ہوتا ہے اور آخر کار وہ اسی قوت قدسیہ کی وجہ سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ وہ نور جوان کے اندر قوت جذب رکھتا ہے اگرچہ کوئی شخص امتحان کے طور پر اس کو دیکھ نہیں سکتا بلکہ ٹھوکر کھاتا ہے مگر وہ نور آپ ہی ایک ایسی جماعت کو اپنی طرف کھینچ کر جو کھینچے جانے کے لائق ہے اپنا خارق عادت اثر ظاہر کر دیتا ہے"۔

(ازالۂ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 335)

❁......پھر فرمایا:

"جب اس قسم کا زمانہ دنیا پر آتا ہے کہ خدا کی معرفت باقی نہیں رہتی......... ہر قسم کی بدکاریاں کثرت سے پھیل جاتی ہیں۔ خدا کا خوف اٹھ جاتا ہے اور خدا کے حقوق بندوں کو دیے جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ ایسی حالت میں ایک انسان کو اپنی معرفت کا نور دے کر مامور فرماتا ہے ......اسی طرح اس زمانہ میں خدا نے مجھے مامور کیا ہے اور اپنی معرفت کا نور مجھے بخشا"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 494)

❁......ایک اور قسم نور کی اور اس کی تاثیر اور کرشمے کا ذکر یوں بیان فرماتے ہیں:

"ان کے چہروں پر عشق الٰہی کا ایک نور ہوتا ہے جو شخص اس کو دیکھ لے اس پر نار جہنم حرام کی جاتی ہے"۔

(ازالہ اوھام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 337-338)

❁......پھر اپنے بارہ میں نوروں کے عطا ہونے اور دنیا کو اس کے مقابلہ کا چیلنج دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو ان نوروں سے خاص کیا ہے جو برگزیدہ بندوں کو ملتے ہیں جن کا دوسرے لوگ مقابلہ نہیں کر سکتے۔ پس اگر تم کو شک ہو تو مقابلہ کے لئے آؤ۔ اور یقیناً سمجھو کہ تم ہرگز مقابلہ نہیں کر سکو گے۔ تمہارے پاس زبانیں ہیں مگر دل نہیں۔ جسم ہے مگر جان نہیں۔ آنکھوں کی پتلی ہے مگر اس میں نور نہیں۔ خدا تعالیٰ تمہیں نور بخشے تا تم دیکھ لو"۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 حاشیہ صفحہ 14)

❁......پھر فرماتے ہیں:

"اس تاریکی کے زمانہ کا نور مَیں ہی ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں"۔ (مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 13)

❁......"اس نے مجھے سخت سیاہ رات میں جس کے سیاہ اور لمبے بال تھے نور عطا فرمایا اور میرے دل کو امتوں اور قوموں کے روشن کرنے کے لئے روشن کیا۔ اور میرے پر احسان کیا اور مجھے مسیح موعود بنایا"۔

❁......"زمینی نوادر اور فتنوں کا مظہر دجّال ہے اور آسمانی نوادر اور انوار کا مظہر مسیح موعود ہے"۔

(آئینہ کمالات اسلام ترجمہ از عربی۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 480-481)

❁......پھر فرمایا:

"مَیں دیکھتا ہوں کہ اسلام کے ماننے سے نور کے چشمے میرے اندر بہہ رہے ہیں"۔ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 276)

❁......"پس اندھیری رات کے وقت......خدا کے رحم نے تقاضا کیا کہ آسمان سے نور نازل ہو۔ سو مَیں وہ نور ہوں اور وہ مجدد ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے آیا ہے۔ اور بندہ مدد یافتہ ہوں۔ اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے۔ اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا۔ ......سو مَیں نور ہوں اور مجدد مامور اور عبد منصور اور مہدی معہود ہوں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور وہ سورج ہوں جسے دشمنی اور کینہ کا دھواں چھپا نہیں سکتا ......اور مَیں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ میں پاکیزہ کیا گیا ہوں۔ اور صاف کیا گیا ہوں تمام میلوں اور کدورتوں سے"۔

(ترجمہ از عربی خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 50-53)

❁......"وہ خدا جو کبھی اپنے وجود کو بے دلیل نہیں چھوڑتا۔ وہ جیسا کہ تمام نبیوں پر ظاہر ہوا اور ابتدا سے زمین کو تاریکی میں پاک کر کے روشن کرتا آیا ہے اس نے اس زمانہ کو بھی اپنے فیض سے محروم نہیں رکھا بلکہ جب دنیا کو آسمانی روشنی سے دُور پایا تب اس نے چاہا کہ زمین کی سطح کو ایک نئی معرفت سے منور کرے اور

نئے نشان دکھائے اور زمین کو روشن کرے۔ سو اُس نے مجھے بھیجا"۔

(تحفہٴ قیصریہ۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 283)

اب ایک ایسا مفصل اقتباس پیش کرتا ہوں جس سے یہ ثابت ہوگا کہ خدا کے ماموروں اور مقدسوں کو کئی قسم کے نور عطا ہوتے ہیں اور وہی نور ان کی قوت قدسیہ ہوتے ہیں اور دنیا میں انقلاب برپا کرتے ہیں اور انتشار روحانیت عام ہو جاتا ہے اور سوئی ہوئی نیک قوتیں اور استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں اور سچی خوابوں اور وحی والہام کے دروازے ان نوروں کی برکت سے کھل جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اور یہی نور جیسا کہ اوپر کے حوالوں سے ظاہر ہے آپ کو عطا ہوئے بلکہ گزشتہ الٰہی نوشتوں کے مطابق پہلے سے بڑھ کر عطا ہوئے۔

❁......چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزارہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں۔ پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے اس کو الہام شروع ہو جاتا ہے اور جو شخص فکر اور غور کے ذریعہ سے دینی تفقہ کی استعداد رکھتا ہے اس کے تدبر اور سوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے۔ اور جس کو عبادات کی طرف رغبت ہو اس کو تعبد اور پرستش میں لذّت عطا کی جاتی ہے۔ اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اس کو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے۔ اور یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اترتی اور ہر ایک مستعد کے دل پر نازل ہوتی ہے۔............ مسیح موعود کے زمانہ کو اس سے بھی بڑھ کر ایک خصوصیت ہے اور وہ یہ کہ پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتَوہ ہوگا"۔

(ضرورۃ الامام۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 474-475)

❁......پھر اپنے بارہ میں فرماتے ہیں:

"اور جان لو کہ مَیں ہی مسیح ہوں اور برکات میں چلتا پھرتا ہوں اور ہر روز برکات اور نشانات میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور نور میرے دروازے پر چمکتا ہے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم حاشیہ صفحہ 309)

آخر میں ایک عینی شہادت پیش خدمت ہے جو آپ کے انتہائی قریبی اور ایک لمبا عرصہ قریب سے دیکھنے والے (یعنی کم از کم پچیس برس کا عرصہ) حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کی شہادت ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"آپ کے اخلاق کے اس بیان کے وقت قریباً ہر خلق کے متعلق مَیں نے دیکھا کہ مَیں اس کی مثال بیان کر سکتا ہوں۔ یہ نہیں کہ مَیں نے یونہی کہہ دیا ہے مَیں نے آپ کو اس وقت دیکھا جب مَیں دو برس کا بچہ تھا۔ پھر آپ میری ان آنکھوں سے اس وقت غائب ہوئے جب مَیں 27 سال کا جوان تھا۔ مگر مَیں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ مَیں نے آپ سے بہتر، آپ سے زیادہ خلیق، آپ سے زیادہ نیک، آپ سے زیادہ بزرگ، آپ سے زیادہ اللہ اور رسول کی محبت میں غرق کوئی شخص نہیں دیکھا۔ آپ ایک نور تھے جو انسانوں کے لئے دنیا پر ظاہر ہوا۔ اور ایک رحمت کی بارش تھے جو ایمان کی لمبی خشک سالی کے بعد اس زمین پر برسی اور اسے شاداب کر گئی۔ اگر حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ بات سچی کہی تھی کہ "کَانَ خُلُقُہٗ اَلْقُرْاٰنُ" تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت اسی طرح یہ کہہ سکتے ہیں کہ کَانَ خُلُقُہٗ حُبِّ مُحَمَّد وَاِتِّبَاعَہٗ ۔ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ"۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 595 جدید ایڈیشن)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

❁❁❁❁❁❁❁

جلسہ سالانہ

خدا تعالیٰ کی عظیم الشان قدرتوں کا ایک نشان

(عطاء المجیب راشد۔ افسر جلسہ گاہ۔ برطانیہ)

الحمدللہ ثم الحمد للہ کہ جلسہ سالانہ کے مبارک دن پھر قریب آ گئے ہیں۔ جلسہ سالانہ جماعتی کیلنڈر کا ایسا ہمہ گیر پروگرام ہے جس کا ہر فردِ جماعت کو انتظار رہتا ہے۔ ایک جلسہ بخیر و خوبی گزرتے ہی دوسرے جلسہ کا انتظار شروع ہو جاتا ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ جلسہ ایک مبارک روحانی اجتماع کا نام ہے جس کے دوران دعاؤں اور قربِ الٰہی پانے کی نئی سے نئی راہیں بڑی کثرت سے کھلتی ہیں اور یہ جلسہ اپنے ساتھ ایسی برکات لے کر آتا ہے جن کی لذّت سارا سال مومنین کے ساتھ رہتی ہے۔

جلسہ سالانہ کا آغاز دسمبر 1891ء میں ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا آغاز اللہ تعالیٰ کے اذن سے فرمایا۔ مقصد صرف لوگوں کو جمع کرنا ہرگز نہیں تھا بلکہ مقصود اس جلسہ سے یہ تھا کہ احباب نیکی، تقویٰ اور قربِ الٰہی میں ترقی کریں، ان کے ایمانوں کو جلاء نصیب ہو اور ان کے اعمال میں روحانی پاکیزگی اور استقامت پیدا ہو اور فی الجملہ ان کی زندگیوں میں ایک نیک انقلاب پیدا ہو جائے۔

ان مقاصدِ عالیہ کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے جو پودا 1891ء میں لگا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے سایہ میں ترقی کرتے کرتے اب ایک عالمگیر شجرۂ طیبہ بن گیا ہے اور دنیا کے اکثر ممالک میں اب یہ جلسہ سالانہ ان کے سالانہ پروگراموں کا مستقل حصہ بن چکا ہے۔ قادیان سے اس کا آغاز ہوا۔ وہاں یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے برابر جاری ہے۔ تقسیمِ ملک کے بعد 1991ء اور 2005ء میں علی الترتیب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان جلسوں کو اپنی بابرکت شمولیت سے رونق بخش چکے ہیں۔ پاکستان کی بدقسمتی کہ 1983ء کے بعد سے حکومت کی طرف سے اجازت نہ ملنے کی وجہ سے پاکستان کی سرزمین ایسے پاکیزہ اور روحانی اجتماع کی برکتوں سے محروم چلی آ رہی ہے۔

برطانیہ میں جلسہ سالانہ کا آغاز 1964ء میں ہوا

اور امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ 28۔29 اور 30 جولائی 2006ء کو منعقد ہو رہا ہے۔

اس جلسہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے چند خصوصی امتیازات حاصل ہیں:.

اوّل۔ یہ جلسہ خلافتِ خامسہ میں برطانیہ میں منعقد ہونے والا چوتھا جلسہ ہے اور حضورِ انور کے اس ملک میں قیام اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی بناء پر یہ جلسہ ہر لحاظ سے مرکزی جلسہ کا رنگ رکھتا ہے جس میں دنیا کے کم و بیش 70 ملکوں کے وفود شامل ہوتے ہیں۔

دوم۔ یہ جلسہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا 40واں جلسہ سالانہ ہے۔ 40 کا عدد بہت اہمیت رکھتا ہے اس میں پختگی اور بلوغت کا مضمون پایا جاتا ہے۔ خدا کرے یہ جلسہ جماعت کی تاریخ میں ایک نمایاں سنگِ میل ثابت ہو اور ترقی کا سفر اسی طرح جاری رہے۔

سوم۔ 2005ء میں جماعت برطانیہ نے ہمپشائر میں آلٹن شہر کے قریب 208 ایکڑ اراضی پر مشتمل OAKLAND FARM خریدا تھا۔ حضورِ انور کی ہدایت پر امسال یہ پہلا جلسہ ہے جو اس نئی جگہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس نئی جلسہ گاہ کے لیے حضورِ انور نے 30 جون 2006 کو "**حدیقۃ المہدی**" کا بہت ہی پیارا اور بابرکت نام عطا فرمایا ہے۔ الحمدللہ

جلسہ سالانہ کے پروگرام کا مرکزی حصہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات ہوتے ہیں۔ خطبہ جمعہ اور بعد ازاں بعد دوپہر کے اجلاس میں حضورِ انور کا افتتاحی خطاب ہوتا ہے۔ ہفتہ کے روز خواتین کے اجلاس میں خطاب اور بعد ازاں اسی روز سالِ گزشتہ میں نازل ہونے والے افضالِ الٰہی کے ایمان افروز واقعات پر مشتمل خطاب ہوتا ہے۔ جلسہ کے تیسرے دن عالمگیر بیعت کی نہایت پرشکوہ تقریب ہوتی ہے اور پھر حضور انور کا جلسہ سالانہ سے اختتامی خطاب ہوتا ہے جو علمی نوعیت کے کسی موضوع پر ہوتا ہے۔

امسال اس جلسہ سالانہ پر دیگر علمائے سلسلہ کی جو تقاریر ہوں گی ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے۔

☆ نصرتِ الٰہی خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہے۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ

☆ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتحِ مکہ کے آئینہ میں۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد لندن

☆ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کا عشق قرآن۔ مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز۔ او بی ای۔ سیکرٹری امورِ خارجہ لندن

☆ احمدیت کا پیدا کردہ انقلاب۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نائب صدر انصار اللہ پاکستان

☆ دورِ جدید کے خطرات اور اسلامی اخلاق کی حفاظت۔ مکرم بلال ایٹکن سن صاحب ریجنل امیر نارتھ ایسٹ برطانیہ۔

☆ انڈونیشیا میں احمدیت کا تعارف اور ترقی کے ایمان افروز واقعات۔ مکرم عبدالباسط صاحب شاہد امیر جماعت انڈونیشیا۔

الغرض یہ جلسہ علمی فوائد کے علاوہ بے شمار روحانی برکات کے ساتھ اب دروازہ پر دستک دے رہا ہے۔ آئیں اور فوج در فوج آئیں اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں سے اپنی جھولیاں بھر کر اپنے گھروں کو واپس جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور سب شرکائے جلسہ سالانہ کو حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی ان سب دعاؤں سے حصہٴ وافر عطا فرمائے جو آپ نے اپنے مبارک قلم سے لکھیں۔ آپ نے فرمایا:

"**ہر یک صاحب جو اس لِلّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہمّ و غم دُور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتامِ سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔**"

(اشتہار 7/ دسمبر 1892ء مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 342)

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ۔

(مینجر)

دعاؤں کی عادت ڈالیں اور یہی روح اپنی اولاد میں بھی پیدا کریں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہر قدم پر تائید و نصرت کا سلوک اس سچے عشق کی وجہ سے ہے جو آپؑ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے تھا۔

اللہ تعالیٰ کا آپ کی جماعت کے ساتھ بھی اپنی نصرت دکھانے کا وعدہ ہے اور جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے رہیں گے اور آپ کے ساتھ سچے تعلق اور عشق کو قائم رکھیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان برکات سے ہمیشہ فیض پہنچاتا رہے گا اور اپنی نصرت کے دروازے ہم پر کھولے گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے غیر معمولی سلوک کے بعض ایمان افروز واقعات کا دلربا تذکرہ۔

دنیا کو بتائیں کہ اب اسلام کی ترقی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جڑنے سے ہی وابستہ ہے۔

UK میں آلٹن کے مقام پر جلسہ کے لئے خریدی گئی نئی جگہ کا نام ”حدیقۃ المہدی“ ہوگا۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ30؍جون 2006ء(30؍احسان1385ہجری شمسی)بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

﴿ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِکُمْ ـوَکَفٰی بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّکَفٰی بِاللّٰهِ نَصِيْرًا﴾(النساء:46)

آج اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہر قدم پر جو سلوک فرمایا ہے اس کی چند جھلکیاں دکھانے کی کوشش کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہر قدم پر تائید و نصرت کا سلوک نظر آتا ہے اور یہ سب اس سچے عشق کی وجہ سے ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے تھا۔

آپؑ فرماتے ہیں:

”ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں“۔(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ119)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

”جو شخص اس زمانے میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر سے اٹھایا جاتا ہے اور ایک روحانی زندگی اس کو بخشی جاتی ہے نہ صرف خیالی طور پر بلکہ آثار صحیحہ صادقہ اس کے ظاہر ہوتے ہیں اور آسمانی مددیں اور سماوی برکتیں روح القدس کی خارق عادت تائیدیں اس کے شامل حال ہو جاتی ہیں اور وہ تمام دنیا کے انسانوں میں سے ایک منفرد انسان ہو جاتا ہے“۔

پس اس زمانے میں یہ منفرد انسان جس کے ساتھ اس تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرتیں شامل حال رہیں اور ہر ہر قدم پر اللہ تعالیٰ نے جو غیر معمولی اور خارق عادت نشانات دکھائے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور جیسا کہ آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنی نصرت کے جو بھی نظارے دکھائے اور جو آج تک دکھاتا چلا جا رہا ہے یہ سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی وجہ سے ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور آپؑ کی جماعت کے ساتھ بھی اپنی نصرت دکھانے کا وعدہ ہے اور جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے رہیں گے اور آپؐ کے ساتھ سچے تعلق اور عشق کو قائم رکھیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان برکات سے ہمیشہ فیض پہنچاتا رہے گا اور اپنی نصرت کے دروازے بھی ہم پر کھولے گا۔ انشاء اللہ۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت معاویہ بن مُرّہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مدد پاتا رہے گا۔ جو بھی انہیں چھوڑے گا وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا تعالیٰ کا میری امت سے یہ سلوک قیامت تک جاری رہے گا۔(ابن ماجہ باب اتباع السنّۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

اور یہ گروہ یقیناً آخرین کا گروہ ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے۔ پس آج احمدیوں کا فرض ہے کہ دنیا کو بتائیں کہ ہمارے ساتھ آ جاؤ کہ اسی میں خیر ہے اب اسلام کی ترقی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جڑنے سے ہی وابستہ ہے۔ اب دنیا کی بقا اس مسیح و مہدی کے ساتھ وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس مسیح و مہدی سے اپنی نصرت کا وعدہ فرمایا ہے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کچھ الہامی فقرات بھی ہیں کہ:

”بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب ظہور کر اور نکل۔ تیرا وقت نزدیک آ گیا اور اب وہ وقت آ رہا ہے کہ محمدی گڑھے میں سے نکال لئے جائیں گے اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر ان کا قدم پڑے گا۔

پھر آگے فرمایا: ”پاک محمد مصطفیٰؐ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ ربّ الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان کا مدّعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ جناب الٰہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے اور اس کی پاک رحمتیں اس طرف متوجہ ہیں۔ وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا۔ وہ خدا جو ذوالجلال اور زمین اور آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔“ تمہاری مدد کرے گا۔

یہ انگریزی کا الہام ہے کہ The days shall come when God shall help you. اور پھر آگے ہے کہ The Glory be to this Lord God maker of earth and heaven.۔ ”حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل نے ایک دن بھاگنا ہی تھا“۔(تذکرہ)

فرماتے ہیں کہ: ”ہر ایک برکت (جو تجھ کو ملی ہے) وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی ہے۔ وہ انسان بڑی برکت والے ہیں جن کی برکتیں کبھی اور کسی زمانے میں منقطع نہیں ہوں گی۔ ایک وہ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس کی طرف سے اور جس کے فیضان سے یہ تمام برکتیں تجھ پر اتاری گئی ہیں۔ اور

دوسرا وہ انسان جس پر یہ ساری برکتیں نازل ہوئیں"۔

فرماتے ہیں: "(یعنی یہ عاجز)" یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ "کہہ اگر میں نے افترا کیا ہے اور خدا کے الہام سے نہیں بلکہ یہ بات خود بنائی ہے تو اس کا وبال میرے پر ہوگا اور میں اس جرم کی سزا پاؤں گا۔ نہیں، بلکہ حق یہ بات ہے کہ خدا نے اس رسول کو یعنی تجھ کو بھیجا تھا۔ اور اس کے ساتھ زمانے کی ضرورت کے موافق ہدایت یعنی راہ دکھلانے کے علم اور تسلی دینے کے علم اور ایمان قوی کرنے کے علم اور دشمن پر حجت پوری کرنے کے علم بھیجے ہیں۔ اور اس کے ساتھ دین کو ایسی چمکتی ہوئی شکل کے ساتھ بھیجا ہے جس کا حق ہونا اور خدا کی طرف سے ہونا بدیہی طور پر معلوم ہو رہا ہے"۔ صاف طور پر معلوم ہو رہا ہے۔ "خدا نے اس رسول کو یعنی کامل مجدد کو اس لئے بھیجا ہے کہ تا خدا اس زمانے میں یہ ثابت کر کے دکھلا دے کہ اسلام کے مقابل پر سب دین اور تمام تعلیمیں ہیچ ہیں اور اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو تمام دینوں پر ہر ایک برکت اور دقیقہ معرفت اور آسمانی نشانوں میں غالب ہے۔ یہ خدا کا ارادہ ہے کہ اس رسول کے ہاتھ پر ہر ایک طرح پر اسلام کی چمک دکھلا دے۔ کون ہے جو خدا کے ارادوں کو بدل سکے۔ خدا نے مسلمانوں کو اور ان کے دین کو اس زمانے میں مظلوم پایا اور وہ آیا ہے کہ تا ان لوگوں اور ان کے دین کی مدد کرے۔ یعنی روحانی طور پر اس دین کی سچائی اور چمک اور قوت دکھلاوے اور آسمانی نشانوں سے اس کی عظمت اور حقیت دلوں پر ظاہر کرے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اپنی قوت اور امنگ کے ساتھ زمین پر چل یعنی لوگوں پر ظاہر ہو کہ تیرا وقت آ گیا اور تیرے وجود سے مسلمانوں کا قدم ایک محکم اور بلند مینار پر جا پڑا۔ محمدی غالب ہو گئے۔ وہی محمدؐ جو پاک اور برگزیدہ اور نبیوں کا سردار ہے۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ وہ جو فوجوں کا مالک ہے وہ اس طرف توجہ کرے گا یعنی آسمان سے تیری بڑی مدد کی جائے گی۔ اور تمام فرشتے تیری مدد میں لگیں گے اور ایک بڑا نشان آسمان سے ظاہر ہو گا۔ اس نشان سے اصل غرض یہ ہے کہ تا لوگوں کو معلوم ہو کہ قرآن کریم خدا کا کلام اور میرے مونہہ کی باتیں ہیں۔ یعنی وہ کلام میرے مونہہ سے نکلا ہے۔ خدا کے احسان کا دروازہ تیرے پر کھولا گیا ہے اور اس کی پاک رحمتیں تیری طرف متوجہ ہو رہی ہیں اور وہ دن آتے ہیں (بلکہ قریب ہے) کہ خدا تیری مدد کرے گا۔ وہی خدا جو جلال والا اور زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے"۔

فرمایا "ان تمام الہامات میں یہ پیشگوئی تھی کہ خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے اور میرے ہی ذریعہ سے دین اسلام کی سچائی اور تمام مخالف دینوں کا باطل ہونا ثابت کر دے گا۔ سو آج وہ پیشگوئی پوری ہوئی کیونکہ میرے مقابل پر کسی مخالف کو تاب و تواں نہیں کہ اپنے دین کی سچائی ثابت کر سکے۔ میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور میری قلم سے قرآنی حقائق اور معارف چمک رہے ہیں۔ اٹھو اور تمام دنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی عیسائیوں میں سے یا سکھوں میں سے یا یہودیوں میں سے یا کسی اور فرقہ میں سے کوئی ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کے دکھلانے اور معارف اور حقائق کے بیان کرنے میں میرا مقابلہ کر سکے؟"۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 265-267)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ صرف دعویٰ ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ میں آسمانی نشانوں سے یا علمی معارف کے نشانوں سے اور ہر قسم کی تائید و نصرت تیرے لئے دکھاؤں گا۔ بلکہ ہم نے دیکھا کہ وقت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس مسیح و مہدی کے لئے بے شمار نشانات دکھائے جو بڑی شان سے آپ کی تائید میں اپنی چمک دکھا رہے ہیں اور دکھاتے رہے ہیں۔ اس وقت میں چند ایک کا ذکر کروں گا۔

سب سے پہلے تو ایک ایسا نشان ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ میرے مہدی کے لئے ایک ایسا نشان ہو گا جو دنیا نے پہلے کبھی نہ دیکھا ہو۔ اور یہ ایک ایسا تائیدی نشان ہے جو آسمان پر ظاہر ہوا اور چاند اور سوج کو گرہن لگا کر آپ کے مددگار کے طور پر اللہ تعالیٰ نے کھڑا کر دیا۔ پھر طاعون کا نشان ہے۔ آپؑ کی سچائی کے مددگار کے طور پر ظاہر ہوا۔ زلزلوں کا نشان ہے۔ علمی میدان میں آپؑ کے بہت کارنامے ہیں۔ ایک اسلامی اصول کی فلاسفی کے مضمون کا ہے۔ خطبہ الہامیہ ہے۔ تفاسیر ہیں۔ پھر دشمنوں کے منصوبوں کو خاک میں ملانے کے نشانات ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے اپنے وعدے کے مطابق مالی ضرورت کے اپنے وقت پر پورا ہونے کے نشانات ہیں۔ پھر لوگوں کے دلوں کو بغیر کسی انسانی کوشش کے آپ کی طرف پھیر کر اللہ تعالیٰ نے نشانات دکھائے۔ غرض کہ بے شمار نشانات ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آپؑ کے لئے تائید و نصرت کا پتہ دیتے ہیں۔ ان میں سے سب کا تو مشکل ہے لیکن چند ایک کا میں ذکر کروں گا۔

سورج گرہن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"اور منجملہ نشانوں کے ایک نشان خسوف و کسوف رمضان میں ہے۔ کیونکہ دارقطنی میں صاف لکھا ہے کہ مہدی موعود کی تصدیق کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک نشان ہو گا کہ رمضان میں چاند اور سورج کو گرہن لگے گا۔ چنانچہ وہ گرہن لگ گیا اور کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ مجھ سے پہلے کوئی اور بھی ایسا مدعی گزرا ہے کہ جس کے دعویٰ کے وقت میں رمضان میں چاند اور سورج کا گرہن ہوا ہو۔ سو یہ ایک بڑا بھاری نشان ہے جو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ظاہر کیا"۔

گرہن تو لگتے رہے لیکن کبھی بھی ایسا موقع نہیں آیا کہ اُس وقت کوئی دعویٰ موجود ہو۔

اب چاند اور سورج گرہن پر اس وقت کے علماء تو یہ بحث کرتے رہے، اس روایت کے بارے میں بھی کہ اس کے بعض راوی کمزور ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"یہ حدیث ایک پیشگوئی پر مشتمل تھی جو اپنے وقت پر پوری ہو گئی۔ پس جبکہ حدیث نے اپنی سچائی کو آپ ظاہر کر دیا تو اس کی صحت میں کیا کلام ہے"۔

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 293-294)

اس کی صحت پر اب کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ تو جنہوں نے نہ ماننا ہو ان کے پاس تو سو بہانے ہوتے ہیں۔ جو ضد میں بڑھ جائیں اور عقل پر پردے پڑ جائیں ان کو اللہ تعالیٰ کی واضح تائیدات بھی نظر نہیں آتیں اور یہ ضدی طبیعتیں ہر زمانے میں پیدا ہوتی رہتی ہیں، آج بھی یہ ضدی طبیعتیں موجود ہیں۔

گزشتہ دنوں ایک صاحب جن کا نام (ویسے یہ تو عیسائی ہیں) Dr. David McNaughtan ہے۔ انہوں نے انٹرنیٹ پر ایک مضمون لکھا کہ Flaws in the Ahmadiyya Eclipse Theory۔ یعنی جماعت احمدیہ کے گرہن کے نظریہ کے سقم۔ یہ پتہ نہیں کہ ان صاحب کو خود ہی اس تحقیق کا خیال آیا یا کسی مسلمان کے کہنے پر۔ کیونکہ انہوں نے آخر پر جو ریفرنس دیئے ہوئے ہیں اس میں کویت کے کسی صاحب نے معلومات دی ہیں ان کا بھی حوالہ ہے۔ تو بہرحال جو بھی صورت ہو انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ سورج گرہن کے لئے جو درمیانی دن رکھا گیا ہے اس میں سورج گرہن نہیں لگ سکتا۔ اور اس طرح چاند گرہن کی بھی پہلی تاریخ 13 نہیں بنتی بلکہ 12 بنتی ہے۔ بہرحال یہ ایک لمبی بحث ہے لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آپؑ کی مدد کے لئے لوگوں میں سے بھی سلطان نصیر کھڑا کرتا رہے گا۔ ہمارے پروفیسر صالح الہ دین صاحب حیدرآباد انڈیا کے ہیں۔ انہوں نے ان صاحب کے اٹھائے گئے سوالات کے جواب دیئے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ ان کو غلطی لگی ہے۔ دراصل تاریخیں یہی بنتی ہیں، یا کم از کم اس زمانے میں قادیان میں جو چاند سورج گرہن نظر آیا اس کی یہ تاریخیں تھیں۔ لیکن اصل چیز جو دیکھنے والی ہے وہ یہ ہے کہ دعویٰ کے وقت جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دعویٰ پہلے موجود تھا اس وقت یہ تائیدی نشان ظاہر ہوا جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ بہرحال مکرم صالح الہ دین صاحب کا مضمون ایک اچھا علمی مضمون ہے۔ انٹرنیٹ پر امید ہے انشاء اللہ آ جائے گا۔ یہ ذکر میں نے اس لئے ساتھ کر دیا کہ بعض لوگوں کو ڈاکٹر ڈیوڈ صاحب کا مضمون پڑھ کر سوال اٹھ سکتے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اگر اور احمدی بھی اس فیلڈ میں ہوں ان کو بھی مزید تحقیق کرنی چاہئے اور ثابت کرنا چاہئے۔ دوسرے یہ مضمون انہوں نے لکھ کے اس کا کافی حد تک رد کیا ہے۔

رسالہ نور الحق میں حضرت مسیح موعودؑ نے اس کی مزید وضاحت بھی فرما دی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

"جیسا کہ تدبر کرنے والے پر پوشیدہ نہیں اور اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو دارقطنی نے امام محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں وہ کبھی نہیں ہوئے یعنی کبھی کسی دوسرے کے لئے نہیں ہوئے جب سے کہ زمین آسمان پیدا کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ رمضان کی رات کے اوّل میں ہی چاند کو گرہن لگنا شروع ہو گا۔ اور اسی مہینے کے نصف باقی میں سورج گرہن ہو گا"۔

پروفیسر صالح الہ دین صاحب اور پروفیسر جی ایم بالب (یہ شاید ہندو ہیں) نے ایک فہرست تیار کی ہے جس میں سورج اور چاند گرہن کی تفصیل بتائی ہے کہ کتنے لگے اور کس طرح لگے اور کب لگے؟ اس میں انہوں نے دکھایا ہے کہ صرف 1894ء کا سال ایسا ہے کہ چاند کو گرہن رات کے شروع حصہ میں لگنا

DEAN MANSON SOLICITORS

We specialise in Immigration & Nationality law; Commercial, Media & Entertainment, Conveyancing, Employment, Family & Ancillary Proceedings, Criminal & Civil Litigation

CONTACT

MUZAFFAR MANSOOR & EJAZ BAIG

243-245 MITCHIM ROAD-TOOTING, LONDON SW17 9JQ

TEL: 020 8767 5000 — FAX: 020 8767 0456

EMAIL: info@dmansonsolicitors.com

شروع ہوا۔(جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ رمضان کی رات کے اوّل میں ہی چاند کو گرہن لگنا شروع ہوگا۔) توانہوں نے ثابت کیا ہے کہ 1894ء کا سال ایسا ہے کہ رات کے شروع حصہ میں لگنا شروع ہوا تو بہرحال جو عقل رکھتے ہیں، جو بینا ہیں جن کی نظر تھی، ان کو تو نظر آ گیا کہ یہ نشان ہے۔اگر دل صاف نہ ہو تو کثرت اعجاز بھی اثر نہیں کرتی۔لیکن جن کو خدا ہدایت دینا چاہے وہ اَن پڑھ اور جنگلوں میں بھی رہتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کو بھی ہدایت دے دیتا ہے۔

بہت پرانی بات ہے۔غالباً 1966ء کی۔میں سرگودھا کے علاقے میں وقف عارضی پر گیا تو ایک دور دراز گاؤں میں جانے کا اتفاق ہوا۔وہاں ایک بہت بوڑھی عورت ملیں۔جب ہم نے اپنا تعارف کرایا کہ ربوہ سے آئے ہیں، احمدی ہیں تو انہوں نے بتایا کہ مَیں بھی احمدی ہوں اور ہم لوگ چاند سورج گرہن کو دیکھ کر اس زمانے میں احمدی ہوئے تھے۔یہ کہتی ہیں مَیں چھوٹی تھی اور میرے والدین اس وقت ہوتے تھے تو اس علاقے میں بالکل جنگل میں، دیہات میں، دیہاتی ان پڑھ لوگ بھی چاند سورج گرہن کا نشان دیکھ کر احمدی ہوگئے۔تو اللہ نے بہت سوں کو اس زمانے میں بھی اس نشان سے ہدایت دی تھی۔

پھر جیسا کہ مَیں نے کہا بعض ایسے نشانات ہیں جن کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں زمین پر ہوا اور ہوتا چلا جا رہا ہے۔اور وہ ہیں زلزلے اور طاعون۔یہ ثابت شدہ حقیقت ہے اور اعداد و شمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد سے زلزلوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے۔اس طرح طاعون نے بھی آپ کے زمانے میں تباہی مچائی اور آج کل ایڈز بھی طاعون کی ایک قسم ہے تو ہر سال اس سے بھی لاکھوں افراد موت کی لپیٹ میں آ رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”میری تائید میں خدا تعالیٰ کے نشانوں کا ایک دریا بہہ رہا ہے“۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ:”مَیں نے زلزلے کی نسبت پیشگوئی کی تھی جو اخبار الحکم اور البدر میں چھپ گئی تھی کہ ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے۔جو بعض حصہ پنجاب میں ایک سخت تباہی کا موجب ہوگا۔اور پیشگوئی کی تمام عبارت یہ ہے کہ زلزلہ کا دھکا۔ عَفَتِ الدِّیَارُ مَحَلُّھَا وَمَقَامُھَا۔چنانچہ وہ پیشگوئی 4/اپریل 1905ء کو پوری ہوئی“۔

پھر فرمایا کہ:”مَیں نے پھر ایک پیشگوئی کی تھی کہ اس زلزلے کے بعد بہار کے دنوں میں پھر ایک زلزلہ آئے گا۔اس الہامی پیشگوئی کی ایک عبارت یہ تھی۔” پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی“۔ چنانچہ 28 فروری 1906ء کو وہ زلزلہ آیا اور کوہستانی جگہوں میں بہت سا نقصان جانوں اور مالوں کے تلف ہونے سے ہوا“۔

پھر فرماتے ہیں کہ:” پھر مَیں نے ایک اور پیشگوئی کی تھی کہ کچھ مدت تک زلزلے متواتر آتے رہیں گے۔ان میں سے چار زلزلے بڑے ہوں گے اور پانچواں زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔چنانچہ زلزلے اب تک آتے ہیں اور ایسے دو مہینے کم گزرتے ہیں جن میں کوئی زلزلہ نہیں آ جاتا۔اور یقیناً یاد رکھنا چاہئے کہ بعد اس کے سخت زلزلے آنے والے ہیں۔خاص کر پانچواں زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ یہ سب تیری سچائی کے لئے نشان ہیں۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22صفحہ231)

تو آپؑ کے زمانے میں بھی یہ نشان ظاہر ہوئے لیکن اب پھر ہم دیکھتے ہیں دنیا میں یہ آفتیں آ رہی ہیں۔احمدیوں کا یہ کام ہے کہ اس پیغام کو پہنچائیں اور لوگوں کو بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح و مہدی کے لئے یہ نشانات دکھائے اور اب بھی دکھا رہا ہے۔اس لئے اس سے بچنے کے لئے اس عافیت کے حصار کے اندر آ جاؤ۔

زلزلوں اور طاعون کے سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

” یاد رہے کہ مسیح موعود کے وقت میں موتوں کی کثرت ضروری تھی اور زلزلوں اور طاعون کا آنا ایک مقدر امر تھا۔یہی معنے اس حدیث کے ہیں کہ جو لکھا ہے کہ مسیح موعود کے دم سے لوگ مریں گے اور جہاں تک مسیح کی نظر جائے گی اس کا قاتلانہ دم اثر کرے گا۔پس یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ اس حدیث میں مسیح موعود کو ایک ڈائن قرار دیا گیا ہے جو نظر کے ساتھ ہر ایک کا کلیجہ نکال لے گا۔بلکہ معنے اس حدیث کے یہ ہیں کہ اس کے نَفَحَاتِ طَیِّبَات یعنی کلمات اس کے جہاں تک زمین پر شائع ہوں گے تو چونکہ لوگ ان کا انکار کریں گے اور تکذیب سے پیش آئیں گے اور گالیاں دیں گے اس لئے وہ انکار موجب عذاب ہو جائے گا۔یہ حدیث بتلا رہی ہے کہ مسیح موعود کا سخت انکار ہوگا جس کی وجہ سے ملک میں مری پڑے گی اور سخت سخت زلزلے آئیں گے اور امن اٹھ جائے گا۔ ورنہ یہ غیر معقول بات ہے کہ خوانخواہ نیکوکار اور نیک چلن آدمیوں پر طرح طرح کے عذاب کی قیامت آوے۔یہی وجہ ہے کہ پہلے زمانوں میں بھی نادان لوگوں نے ہر ایک نبی کو منحوس قدم سمجھا ہے اور اپنی شامت اعمال ان پر تھاپ دی ہے۔مگر اصل بات یہ ہے کہ نبی عذاب کو نہیں لاتا بلکہ عذاب کا مستحق ہو جانا اتمام حجت کے لئے نبی کو لاتا ہے اور اس کے قائم ہونے کے لئے ضرورت پیدا کرتا ہے۔اور سخت عذاب بغیر نبی کے قائم ہونے کے آتا ہی نہیں۔جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا﴾(بنی اسرائیل:16)۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبتناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔اے غافلو! تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہوگیا ہے جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔..........بغیر قائم ہونے کسی مُرسَلِ الٰہی کے یہ وبال تم پر کیوں آ گیا جو ہر سال تمہارے دوستوں کو تم سے جدا کرتا اور تمہارے پیاروں کو تم سے علیحدہ کر کے داغ جدائی تمہارے دلوں پر لگاتا ہے۔آخر کچھ بات تو ہے۔کیوں تلاش نہیں کرتے“۔(تجلیات الٰہیہ۔روحانی خزائن جلد 20صفحہ399-401)

ہر ملک میں دیکھ لیں آج کل زلزلے آ رہے ہیں، آفتیں آ رہی ہیں، اس بیماری کی وجہ سے موتیں ہو رہی ہیں۔اب لاکھوں تک پہنچ چکی ہیں۔

پھر جیسا کہ مَیں نے کہا تھا اللہ تعالیٰ کے آپؑ کی تائید و نصرت میں علمی نشان بھی ہیں۔ایک مضمون لکھوایا جس میں قرآن کریم کے معجزات آپ نے بیان فرمائے اور پہلے سے اعلان فرما دیا کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور پھر دنیا نے دیکھا کہ کس شان سے اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا فرماتے ہوئے آپ کی مدد فرمائی۔اس مضمون کے بارے میں پہلے ہی آپ نے ایک اشتہار شائع فرما دیا تھا جو یوں تھا کہ:” سچائی کے طالبوں کے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری۔جلسہ اعظم مذاہب جو لاہور ٹاؤن ہال میں 26-27-28/دسمبر 1896ء کو ہوگا اس میں اس عاجز کا ایک مضمون قرآن شریف کے کمالات اور معجزات کے بارہ میں پڑھا جائے گا۔یہ وہ مضمون ہے۔جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اُس کی تائید سے لکھا گیا ہے۔اس میں قرآن شریف کے وہ حقائق اور معارف درج ہیں جن سے آفتاب کی طرح روشن ہو جائے گا کہ درحقیقت یہ خدا کا کلام اور رب العالمین کی کتاب ہے۔اور جو شخص اس مضمون کو اوّل سے آخر تک پانچوں سوالوں کے جواب میں سنے گا مَیں یقین کرتا ہوں کہ ایک نیا ایمان اس میں پیدا ہوگا اور ایک نیا نور اس میں چمک اٹھے گا اور خدا تعالیٰ کے پاک کلام کی ایک جامع تفسیر اس کے ہاتھ آ جائے گی۔یہ میری تقریر انسانی فضولیوں سے پاک اور لاف و گزاف کے داغ سے منزہ ہے۔مجھے اس وقت محض بنی آدم کی ہمدردی نے اس اشتہار کے لکھنے کے لئے مجبور کیا ہے کہ تا وہ قرآن شریف کے حسن و جمال کا مشاہدہ کریں اور دیکھیں کہ ہمارے مخالفوں کا کس قدر ظلم ہے کہ وہ تاریکی سے محبت کرتے اور اس نور سے نفرت رکھتے ہیں۔مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا۔اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں اور اسے اوّل سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائیں گی۔اور ہرگز قادر نہیں ہوں گے کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھلا سکیں۔خواہ وہ عیسائی ہوں خواہ آریہ خواہ سناتن دھرم والے یا کوئی اَور۔کیونکہ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اس روز اس کی پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو۔مَیں نے عالم کشف میں اس کے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس ہاتھ کے چُھونے سے اس محل میں سے ایک نور ساطعہ نکلا جو اردگرد پھیل گیا۔اور میرے ہاتھوں پر بھی اس کی روشنی پڑی۔تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا وہ بلند آواز سے بولا کہ اَللّٰہُ اَکْبَر خَرِبَتْ خَیْبَر۔اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس محل سے میرا دل مراد ہے جو جائے نزول و حلول انوار ہے اور وہ نور قرآنی معارف ہیں۔اور خیبر سے مراد تمام خراب مذاہب ہیں جن میں شرک اور باطل کی ملونی ہے اور انسان کو خدا کی جگہ دی گئی یا خدا کی صفات کو اپنے کامل محل سے نیچے گرا دیا ہے۔سو مجھے جتلایا گیا کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائے گا اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائے گی جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے۔پھر مَیں اس کشفی حالت سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا اور مجھے یہ الہام ہوا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَکَ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْمُ اَیْنَ مَا قُمْتَ۔یعنی خدا تیرے ساتھ ہے خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تُو کھڑا ہو۔یہ حمایت الٰہی کے لئے ایک استعارہ ہے۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اب مَیں زیادہ لکھنا نہیں چاہتا۔ ہر ایک کو یہی اطلاع دیتا ہوں کہ اپنا اپنا حرج بھی کر کے اس معارف کے سننے کے لئے'' تشریف لائیں۔ (انجام آتھم ۔روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 299-301)

چنانچہ یہ مضمون پڑھا گیا تو اپنوں اور غیروں نے اس کی تائید و نصرت الٰہی کی گواہی دی۔ جس کا بہت پہلے آپ نے اعلان فرما دیا تھا۔ ایک اخبار اس زمانے میں تھا جرنل گوہر آصفی کلکتہ سے۔ اس نے لکھا کہ غرض اس جلسہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ''صرف حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان تھے جنہوں نے اس میدانِ مقابلہ میں اسلامی پہلوانی کا پورا حق ادا فرمایا ہے''۔ پھر کہتا ہے کہ ''اگر اس جلسے میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذِلّت اور ندامت کا قشقہ لگتا۔ مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچالیا۔ بلکہ اُس کو اِس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین، مخالفین بھی فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے، بالا ہے''۔ صرف اس قدر نہیں'' بلکہ اختتام مضمون پر حق الامر معاندین کی زبان پر یوں جاری ہو چکا کہ اب اسلام کی حقیقت کھلی اور اسلام کو فتح نصیب ہوئی''۔

(روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 17۔ زیر تعارف کتاب 'اسلامی اصول کی فلاسفی' مطبوعہ لندن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ نبوت سے بہت پہلے اللہ تعالیٰ نے مختلف وقتوں میں الہامات کے ذریعہ سے مدد و نصرت کا یقین دلاتے ہوئے یہ بتا دیا تھا کہ اسلام کی فتح اب آپؑ کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس بارے میں 1883ء کا ایک الہام ہے۔ اس کے الفاظ یوں ہیں: حَمَاکَ اللّٰہُ، نَصَرَکَ اللّٰہُ، رَفَعَ اللّٰہُ حُجَّۃَ الْاِسْلَامِ، جَمَالٌ ۔ ھُوَالَّذِیْ اَمْشَاکُمْ فِیْ کُلِّ حَالٍ۔ خدا تیری حمایت کرے گا۔ خدا تجھ کو مدد دے گا۔ خدا حجت اسلام کو بلند کرے گا، جمال الٰہی ہے جس نے ہر حال میں تمہارا تنقیہ کیا ہے''۔ (تذکرہ صفحہ 95۔ مطبوعہ 1996ء) یعنی تمہیں پاک صاف کیا ہے۔

تو پھر ایک علمی معجزہ جس میں اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت شامل حال تھی خطبہ الہامیہ تھا۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''11/ اپریل 1900ء کو عید اضحیٰ کے دن صبح کے وقت مجھے الہام ہوا کہ آج تم عربی میں تقریر کرو۔ تمہیں قوت دی گئی اور نیز یہ الہام ہوا۔ کَلَامٌ اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ کَرِیْمٍ۔ یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے۔ تب مَیں عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوت دی گئی اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہہ میرے منہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی۔ اور مَیں نہیں خیال کر سکتا کہ ایسی تقریر جس کی ضخامت کئی جزو تک تھی ایسی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ بغیر اس کے کہ اوّل کسی کاغذ میں قلمبند کی جائے کوئی شخص دنیا میں بغیر خاص الہام الٰہی کے بیان کر سکے۔ جس وقت یہ عربی تقریر جس کا نام خطبہ الہامیہ رکھا گیا لوگوں میں سنائی گئی اس وقت حاضرین کی تعداد شاید دو سو کے قریب ہوگی۔ سُبحان اللہ اس وقت ایک غیبی چشمہ کھل رہا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا۔ خود بخود بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا............ یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا''۔

(حقیقۃ الوحی ۔روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 375-376)

جب آپؑ کو یہ الہام ہوا تھا کہ آج تم عربی میں تقریر کرو۔ تم کو قوت دی گئی ہے اور یہ کلام کَلَامٌ اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ کَرِیْمٍ یعنی کلام میں فصاحت بخشی گئی ہے جیسا کہ مَیں نے بتایا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا جو حکم تھا اس کو سنتے ہی آپؑ نے اپنے بہت سے خدام کو اطلاع دی اور پھر مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولوی نورالدین صاحب (خلیفہ اول) کو بھی ہدایت فرمائی کہ وہ عید کے وقت قلم دوات اور کاغذ لے کر آئیں تاکہ خطبہ کو لکھ سکیں۔ تو اس خطبہ سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تھوڑا سا مختصر سا اردو کا خطبہ بھی دیا پھر حضورؑ نے عربی خطبہ شروع فرمایا۔ اس کی رپورٹ یہ ہے کہ: 'یَا عِبَادَ اللّٰہِ سے فی البدیہہ عربی خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ آپؑ نے ابھی چند فقرے کہے تھے کہ حاضرین پر جن کی تعداد کم و بیش 200 تھی وجد کی ایک کیفیت طاری ہوگئی۔ محویت کا یہ عالم تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ خطبہ کی تاثیر کا وہ اعجازی رنگ پیدا ہو گیا کہ اگرچہ مجمع میں عربی دان معدودے چند تھے مگر سب سامعین ہمہ تن گوش تھے''۔

غرض یہ ایک ایسا روح پرور نظارہ تھا کہ 1300 سال کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک مجلس کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ حالت تھی (لکھنے والے کہتے ہیں) کہ آپؑ کی شکل و صورت، زبان اور لب و لہجہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ آسمانی شخص ایک دوسری دنیا کا انسان ہے جس کی زبان پر عرش کا خدا کلام کر رہا ہے۔ خطبہ کے وقت آپؑ کی حالت اور آواز میں ایک تغیر محسوس ہوتا تھا۔ ہر فقرہ کے آخر میں آپؑ کی آواز نہایت دھیمی اور باریک ہو جاتی تھی۔ اس وقت آپؑ کی آنکھیں بند تھیں، چہرہ سرخ اور نہایت درجہ نورانی۔ خطبہ کے دوران میں حضور نے خطبہ لکھنے والوں کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر کوئی لفظ سمجھ نہ آئے تو اسی وقت پوچھ لیں۔ ممکن ہے کہ بعد میں مَیں خود بھی نہ بتا سکوں تو اس وجہ سے مولوی عبدالکریم صاحب اور (حضرت خلیفہ اوّل) مولانا نورالدین صاحب کو جو خطبہ نویسی کے لئے مقرر تھے بعض دفعہ الفاظ پوچھنے پڑتے تھے۔

پھر رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ خود حضرت اقدس علیہ السلام جو اس وقت آسمانی انوار و برکات کے مورد تھے۔ آپ کے اندر اس وقت اتنی غیبی قوت کام کر رہی تھی کہ جیسا آپ نے بعد ازاں بتایا کہ آپؑ یہ امتیاز نہیں کر سکتے تھے کہ مَیں بول رہا ہوں یا میری زبان سے فرشتہ کلام کر رہا ہے۔ کیونکہ آپؑ جانتے تھے کہ اس کلام میں میرا دخل نہیں۔ خود بخود برجستہ فقرے آپؑ کی زبان پر جاری ہوتے تھے۔ بعض اوقات الفاظ لکھے ہوئے ہی نظر آ جاتے تھے۔ سامنے ایک کیفیت پیدا ہو جاتی تھی۔ اور ہر ایک فقرہ ایک نشان تھا۔ اس طرح جوں جوں آپؑ پر کلام اترتا گیا آپؑ بولتے گئے۔ یہ سلسلہ کافی وقت تک جاری رہا۔ جب یہ کیفیت زائل ہوگئی تو حضورؑ نے خطبہ ختم کر دیا اور آپؑ کرسی پر تشریف فرما ہو گئے اور پھر اس اعجازی خطبے کے بعد حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے دوستوں کی درخواست پر خطبے کا ترجمہ سنانا شروع کیا۔ اس کے لئے آپ کھڑے ہوئے تو لکھنے والے کہتے ہیں کہ زبان کے خیالات مختلف ہوتے ہیں۔ ہر ایک کا انداز مختلف ہوتا ہے۔ اور فوری ترجمہ بھی ساتھ ساتھ کرنا ایک نہایت مشکل ہے۔ مگر روح القدس کی تائید سے آپ (حضرت مولوی عبدالکریم صاحب) نے اس فرض کو بھی خوبی سے ادا کیا اور ہر شخص عش عش کر اٹھا۔ مولوی صاحب موصوف ابھی اردو ترجمہ سنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدسؑ فرط جوش کے ساتھ سجدہ شکر میں گر گئے۔ آپؑ کے ساتھ حاضرین نے بھی سجدہ شکر ادا کیا۔ سجدہ سے سر اٹھا کر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ ابھی مَیں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ مبارک۔ یہ گویا قبولیت دعا کا نشان ہے۔

پس یہ چند مثالیں ان نشانات کی تھیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تائید میں دکھائے اور مَیں نے ابھی بیان کئے ہیں۔ اور بھی بہت سارے ہیں لیکن وقت کی وجہ سے اتنے ہی بیان کر رہا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''اس بندہ حضرت عزّت سے اسی کے فضل اور تائید سے اس قدر نشان ظاہر ہوئے ہیں کہ اس تیرہ سو برس کے عرصہ میں افراد امت میں سے کسی اور میں ان کی نظیر تلاش کرنا ایک طلب محال ہے۔............ تمام وہ لوگ جو اس امت میں قطب اور غوث اور ابدال کے نام سے مشہور ہوئے ہیں۔ ان کی تمام زندگی میں ان کی نظیر ڈھونڈو پھر اگر نظیر مل سکے تو جو چاہو کہو۔ ورنہ خدائے غیور اور قدیر سے ڈر کر بے باکی اور گستاخی سے باز آ جاؤ''۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 336)

اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے اور زمانے کے امام کو پہچاننے کی توفیق دے اور آپ کی گستاخی سے یہ باز آ جائیں۔ ورنہ ہم روز نظارے دیکھتے بھی ہیں اور اس سے بڑھ کر بھی نظارے دکھائے جا سکتے ہیں کیونکہ خدائے غیور اور قدیر کی پکڑ بڑی سخت ہے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ ثانیہ میں فرمایا:

گزشتہ دنوں میں UK کی شوریٰ ہو رہی تھی۔ اس شوریٰ کے دوران UK جلسہ کے لئے آلٹن کی جو نئی جگہ لی گئی ہے، اس کے بارے میں لوگوں کو تجسس تھا کہ کیا نام رکھا گیا ہے۔ تو مَیں نے کہا تھا کہ صرف شوریٰ کو نہیں بلکہ جمعہ کے دوران بتا دوں گا۔ اس کے نام تو مختلف آئے تھے۔ بعض لوگوں نے تجویز کئے تھے لیکن جو مَیں تجویز کر رہا ہوں وہ نام ہے 'حَدِیْقَۃُ الْمَھْدِیْ'۔

تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام تبرکات کو تاریخی طور پر مستند قرار دینے کے لئے اعلان ھذا کے ذریعہ ایسے احباب جماعت جن کی تحویل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی تبرک ہے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی قائم فرمودہ کمیٹی کو درج ذیل ایڈریس پر اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اطلاع آنے پر ان احباب کی خدمت میں ایک فارم بھجوایا جائے گا جسے پُر کر کے وہ کمیٹی کو واپس بھجوائیں گے۔ اس صورت میں کمیٹی ان تبرکات کا اندراج اپنے ریکارڈ میں محفوظ کر سکے گی۔

سیکرٹری تبرکات کمیٹی

دفتر نظارت تعلیم ۔صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

Tel: 00 92 47 6212473

”بستان احمد“ میں جماعت احمدیہ غانا کے

76ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

چالیس ہزار افراد کی شمولیت۔ مختلف موضوعات پر ٹھوس، پُر مغز تقاریر۔ غیر مسلم معززین کی طرف سے تعلیمی وطبی میدان میں جماعت کی خدمات پر خراج تحسین۔ للّٰہی محبت، ذکر الٰہی اور دعاؤں کا رُوح پرور ماحول۔

(رپورٹ: فہیم احمد خادم۔ مبلغ سلسلہ غانا)

خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ غانا کا 76واں جلسہ سالانہ 8، 9، 10 دسمبر 2005ء بروز جمعرات جمعہ اور ہفتہ کامیاب انعقاد کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ علی ذلک۔

حسب سابق امسال بھی جلسہ سالانہ، جماعت احمدیہ کی جلسہ گراؤنڈ ”بستان احمد“ میں منعقد ہوا۔ جلسہ کے ایام سے چار پانچ ماہ قبل ہی تیاریاں شروع کردی گئیں۔ وقارعمل کے ذریعہ گراؤنڈز وغیرہ کی صفائی کا کام بتدریج ہوتا رہا۔

مقررہ ایام سے دوروز قبل ہی دُور دراز سے آنے والے احباب کی آمد شروع ہوگئی۔ ہر ریجن کے مرد وخواتین کی رہائش کے لئے الگ الگ Canopies لگائی گئیں۔ ہر ریجن کا الگ کچن تھا۔ ہر ریجن کو خشک راشن دے دیا جاتا ہے۔ ریجن والے اپنے احباب کے لئے خود کھانا پکاتے ہیں۔ خاص مہمانوں، عاملہ کے ممبران اور مربیان وغیرہ کے لئے مرکزی کچن کام کرتا رہا۔

جلسہ گاہ میں داخل ہوتے ہی سامنے ایک خوبصورت گیٹ کے اوپر درمیان میں ایک گنبد اور دائیں بائیں لکڑی سے مینارۃ المسیح بنایا گیا تھا۔ گیٹ کے ایک طرف غانا اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کے جھنڈوں پر مشتمل رنگوں والے کپڑے استعمال کئے گئے تھے۔

سٹیج سطح زمین سے دوفٹ اونچا بنایا گیا جس پر سرخ قالین بچھایا گیا تھا۔ سٹیج کے سامنے مرد وخواتین کے لئے الگ الگ پنڈال بنائے گئے تھے۔ سٹیج کے دائیں اور بائیں طرف بالترتیب ممبران عاملہ، مربیان، نصرت جہاں سٹاف، بیرونی وفود، چیف صاحبان اور آئمہ کرام کے لئے الگ الگ Canopies لگائی گئی تھیں۔

امسال جلسہ کے لئے درج ذیل Theme مقرر تھا۔

"The Impect of Religion on Ghanian Society"

اس جلسہ میں درج ذیل شخصیات نے شرکت کی:

1. H.E. Alhaj Aliu Muhammad
Vice President of Rep. of Ghana.

2. Dr. Gladys M. Ashitey
ڈپٹی منسٹر آف ہیلتھ۔

3. Prof. George Hagan
ثقافت پر نیشنل کمیشن کے چیئرمین۔

4. Hon. K.T. Hammond
ڈپٹی منسٹر آف انرجی۔

5. Hon. Alhaj Y Malik Alhasan Yakubu.
ڈپٹی سپیکر آف پارلیمنٹ۔

6. Hon Rashid Perpuo.
ممبر آف پارلیمنٹ

7. Counseller Scot B. Ticknor.
کونسلر امریکن ایمبیسی۔

8. رجسٹرار اسلامی یونیورسٹی

9. سیکرٹری آئیوری کوسٹ ایمبیسی

10. ڈاکٹر برائما۔ نیشنل چیف امام کے نمائندے

11. Dr. Edward Nasigre Mahama
غانا کی سیاسی پارٹی PNS کے صدارتی امیدوار

12. نمائندہ برٹش ایمبیسی

13. Dr. Edmund Delle
سیاسی پارٹی CPP کے چیئرمین۔

14. ایران کے سفارتخانہ کا نمائندہ

جلسہ سالانہ کا پہلا روز

جماعتی روایات کے مطابق جلسہ کی ابتداء باجماعت نماز تہجد سے ہوئی۔ اس کے بعد مکرم مولوی مظفر احمد درّانی صاحب نے ”ہمارا جلسہ سالانہ۔ تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں“ کے موضوع پر تقریر کی۔

نماز فجر کے بعد مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم، امیر و مشنری انچارج نے جماعت سے خطاب فرمایا۔ آپ نے جلسہ کے ایام کی برکات پر روشنی ڈالی اور ان دنوں ذکر الٰہی پر زور دینے کی تلقین کی۔

بالعموم ہمارا جلسہ سالانہ دسمبر کے آخری دنوں میں ہوا کرتا ہے۔ مکرم امیر صاحب نے جلسہ کی تاریخوں میں تبدیلی کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے تشریف لے جارہے ہیں۔ حضور کی شرکت کے باعث غانا سے بھی بہت سے احمدی اس جلسہ میں شرکت کے خواہاں ہیں لہذا اپنے جلسہ کو مقررہ ایام سے پہلے منعقد کیا جارہا ہے۔

آپ نے ”مونگ“ پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے المناک سانحہ کا ذکر کیا جس میں 8 احمدی شہید ہوئے۔ آپ نے اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں آنے والے شدید زلزلہ کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ حکومت پاکستان کی طرف سے ان شہداء اور زخمی احمدیوں کو جو امدادی رقوم ملی تھیں انہوں نے وہ رقوم متأثرین زلزلہ کے لئے پیش کردیں۔

صبح کا اجلاس

اس اجلاس کی صدارت الحاج الحسن بن صالح صاحب ممبر کونسل آف سٹیٹ نے کی جبکہ اس تقریب میں مہمان خصوصی غانا کے نائب صدر الحاجی علی مہاما (H.E. Alhaj Aliu Mahama) تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ ”یا عین فیض اللہ والعرفان“ کے چند اشعار پیش کئے گئے۔

اس کے بعد مکرم عبدالوہاب بن آدم امیر و مشنری انچارج غانا نے افتتاحی خطاب سے نوازا۔

آپ نے فرمایا: انسان اور دوسری مخلوق کے درمیان فرق یہ ہے کہ انسان کو نیکی اور بدی اختیار کرنے کا شعور دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ فرشتوں سے افضل ہے اور فرشتوں کو ﴿فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ﴾ کا حکم ہوا ہے۔

فرمایا: آج کل اوہام پرستی زوروں پر ہے۔ اس کی مثال ایک بیان ہے جو ایک یونیورسٹی کے پروفیسر کی طرف سے اخبارات میں شائع ہوا۔ اس نے کہا: ”اگر اچھی طرح تجہیز و تکفین کی رسوم ادا نہ ہوں تو بزرگوں کی روحیں آسمان پر راستے ہی میں اٹکی رہتی ہیں“۔

فرمایا: یہی وجہ ہے کہ غانا میں Funeral کی رسومات ہفتوں چلتی ہیں۔ بے حد مہنگے تابوت خریدے جاتے ہیں۔ کھانے اور شراب پر بے پناہ خرچ ہوتا ہے۔ زندہ لوگوں پر اتنا خرچ نہیں ہوتا جتنا مُردوں پر ہوتا ہے۔

مکرم امیر صاحب نے اس ضمن میں ایک دلچسپ واقعہ سنایا کہ ایک شخص بیمار ہوگیا۔ ہسپتال میں داخل رہا۔ کسی نے اس کی خبر نہ لی۔ بیماری پر بہت خرچ اٹھا مگر کوئی اسے ادا کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ اس شخص نے ڈاکٹر سے مل کر ایک ترکیب سوچی۔ ترکیب کے مطابق ڈاکٹر نے اعلان کیا کہ مریض فوت ہوگیا ہے۔ اس کے رشتہ دار اس کی Dead body لے جائیں۔ تمام رشتہ دار اکٹھے ہوئے۔ ایک مہنگا تابوت خریدا گیا۔ ہسپتال کے سارے بل ادا کئے گئے۔ فیونرل کی پوری تیاری کی گئی۔ جب یہ لوگ ہسپتال Dead Body لینے کے لئے پہنچے تو ڈاکٹر نے وہ مریض زندہ حالت میں پیش کردیا۔ مریض کو زندہ دیکھ کر وہ لوگ بڑے ”مایوس“ ہوئے۔

مکرم امیر صاحب نے افسوس کے ساتھ بتایا کہ بیسویں صدی کے اس دور میں غانا میں ایک گاؤں ہے جس میں بہت سی "Wiches" آباد ہیں۔ ان بوڑھی بوڑھی عورتوں کو ان کے رشتہ داروں نے اس لئے چھوڑ دیا کہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ بہت سی نحوستوں کی شکار ہیں۔ کبھی کسی بچے کو ہڑپ کرتی ہیں یا بہوؤں کے بانجھ پن کی ذمہ دار ہیں۔

فرمایا: آج مرد کی مرد سے اور عورت کی عورت سے شادی کو معیوب نہیں جانا جاتا اور اب غانا میں بھی Prostitution کو قانونی طور پر جائز قرار دینے کی بات ہورہی ہے۔ ان کے نزدیک Aids روکنے کا یہ بھی حل ہے۔

قرآن کریم تو اس طرح کے مسائل کا حل ﴿لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا﴾ قرار دیتا ہے۔ یعنی ایسے عوامل بھی نہ بجالاؤ جن سے زنا کے قریب جانا ممکن ہو۔

فرمایا: قرآن مجید تمام اخلاقی برائیوں کی جڑ آخرت پر عدم ایمان کو قرار دیتا ہے۔ فرمایا ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ﴾ (سورة النمل: 5)۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے فرمایا:

مذہب کا معاشرہ پر بے حد گہرا اثر ہوتا ہے۔ مذاہب کو چاہئے کہ اپنے ماننے والوں کو بااخلاق بنائیں اور ان کا خداتعالیٰ سے تعلق جوڑیں۔ پس مذہب کو معاشرہ کی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے مثبت قدم اٹھانا چاہئے۔

مکرم امیر صاحب کے خطاب کے بعد تہنیتی پیغامات کا پروگرام تھا۔ درج ذیل اداروں/شخصیات نے جلسہ سالانہ کے انعقاد پر جماعت احمدیہ غانا کو مبارکباد پیش کی اور اس کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

1۔ امریکن ایمبیسی۔

2۔ UK ہائی کمیشن۔

3۔ غیر از جماعت کے نیشنل چیف امام۔

4۔ Council of Independent Churchs.

5۔ Seventh Day Adventist Church.

6۔ آئیوری کوسٹ ایمبیسی۔

7۔ سیاسی پارٹی PNS کے صدارتی امیدوار۔
Dr. Edward Nasigre Mahama

اس کے بعد نائب صدر مملکت غانا H.E. الحاج علی مہاما نے حاضرین سے خطاب فرمایا:

آپ نے بتایا کہ صدر مملکت غانا کی طرف سے آپ کے لئے نیک خواہشات اور اس جلسہ کی کامیابی کے لئے دعاؤں کا پیغام لایا ہوں۔

آپ نے اپنی طرف سے جلسہ سالانہ کے لئے دس ملین سی ڈیز (Cds.10,000,000) بطور عطیہ دینے کا اعلان فرمایا۔

آپ نے جلسہ کے Theme کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس امر پر بے حد خوشی ہوتی ہے کہ آپ اپنے روحانی اجتماعات میں اخلاقی اور سماجی مسائل زیر بحث لاتے ہیں۔

آپ نے Theme پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ساری دنیا اس بات کا اقرار کرتی ہے کہ خدا کے فضل سے غانین عوام امن پسند، مہمان نواز اور انصاف پسند ہیں اور دوسروں کو Offend نہیں کرتے۔

آپ نے کہا: مذہب کا ہماری روزمرہ کی زندگی اور حرکات وسکنات پر گہرا اثر ہے۔ ہمیں چاہئے کہ مذہب پر عمل پیرا ہوتے ہوئے دوسروں کے بنیادی انسان حقوق کا خیال رکھیں اور ان حقوق کا خیال نہ رکھنے سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ آپ نے غانا کو پیش آمدہ تین چیلنجز کا ذکر بھی کیا۔ یعنی غربت، ثقافت اور Ethnicity۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس 2:30 بجے شروع ہوا۔ اس کی صدارت Wa Central کے سابق ممبر پارلیمنٹ Hon. M.A.Seidu صاحب نے کی۔ اس اجلاس کے گیسٹ سپیکر کلچر کے نیشنل کمیشن کے چیئرمین Prof. Georg Hagan تھے۔

تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ مبشر احمد جاوید صاحب انچارج مدرسۃ الحفظ غانا نے کی۔ مکرم یعقوب ابوبکر صاحب ہیڈ ماسٹر ٹی آئی سیکنڈری سکول سلاگا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ کے چند اشعار پڑھے۔ اس کے بعد ”سیکولر تعلیم کے میدان میں جماعت احمدیہ کی خدمات“ کے موضوع پر ایک تقریر مکرم Ibrahim K.Gyasi صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ٹی آئی سیکنڈری سکول کماسی نے کی۔ اس کے بعد فوڈ اینڈ ڈرگ بورڈ کے ممبر Dr. Muhammad Alfa صاحب نے ”اسلام میں جہاد کا

MOT

Cars: £38 Vans: £40

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

تصور" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ جہاد بالنفس، جہاد کی وہ صورت ہے جو ہمہ وقت جاری ہے۔ مسلمانوں کی جو بھی جنگیں ہوئیں وہ سراسر دفاعی تھیں۔

اس کے بعد گیسٹ سپیکر پروفیسر جارج ہیگن نے خطاب فرمایا:

رات کے اجلاس میں مکرم ڈاکٹر یوسف آڈوسئی نے "اسلام میں مالی قربانی کی اہمیت و برکات" کے موضوع پر خطاب کیا۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد با جماعت سے ہوا۔ اس کے بعد ویسٹرن ریجن کے صدر مکرم ایوب مورگن صاحب نے "بچوں میں اسلامی اقدار کیسے پیدا کی جائیں" کے موضوع پر درس دیا۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولوی حمید اللہ ظفر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ غانا نے "خلافت جوبلی کی اہمیت" کے عنوان پر درس دیا۔

صبح کا اجلاس

دس بجے مکرم مولوی عمر فاروق صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد سرکٹ مشنری Osofo Ismail Yaboah نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ 'یا عین فیض اللہ والعرفان' کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

مکرم الحاج مولوی محمد یوسف یاسن صاحب نائب امیر اوّل نے "آنحضورؐ کے معجزات" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے آنحضورؐ کا عظیم معجزہ "قرآن مجید" کو قرار دیا جو اپنی ذات میں بہت بڑا علمی معجزہ ہے۔ آپ نے بتایا کہ اگر لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کئے جانے والے معجزات طلب کرتے ہیں تو آنحضورؐ نے ایسے بھی معجزات دکھائے مثلاً:

1۔ آنحضورؐ نے ایک ایسی بکری کے تھنوں کو ہاتھ لگایا جو دودھ نہیں دیتی تھی۔ تو اس نے دودھ دینا شروع کر دیا۔

2۔ ایران سے حضور کے قتل اور گرفتاری کا وارنٹ لانے والے لوگ آئے تو خدا نے اس وارنٹ بھیجنے والے کو قتل کروادیا۔

3۔ حضرت جابرؓ کے تیار کردہ کھانے میں اتنی برکت پڑی کہ جنگ خندق کی کھدائی کے دوران صحابہ کی ایک کثیر تعداد نے یہ کھانا سیر ہو کر کھایا۔

4۔ دودھ کا ایک پیالہ سارے اصحابہ الصفہ کی سیرابی کا باعث بنا۔ وغیرہ وغیرہ۔

12:30 بجے مکرم امیر صاحب نے مقامی طور پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

رات کے پروگرام میں مکرم Sarhabi Momin صاحب ڈائریکٹر آف ایجوکیشن بولے (Bole) نے "شادی۔ خدائی نظام" کے موضوع پر تقریر کی جس کے بعد پروجیکٹر کی مدد سے دو بڑی سکرینوں کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ دکھایا گیا۔

تیسرا دن

نماز تہجد با جماعت کے بعد مکرم مولوی فضل احمد مجوکہ صاحب نے "تحریک جدید کی اہمیت اور مطالبات" کے موضوع پر درس دیا۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت سے ساڑھے ستائیس ہزار روپے کا مطالبہ کیا تھا مگر جماعت نے ڈیڑھ ماہ کے اندر اندر 33 ہزار روپے نقد دئے اور ایک لاکھ روپے سے زائد کے وعدہ جات پیش کئے۔

نماز فجر کے بعد خاکسار فہیم احمد خادم مربی سلسلہ نے "وقف نو سکیم کی اہمیت" کے موضوع پر درس دیا۔ جس میں تفصیل سے بتایا کہ مستقبل میں احمدیت کی اشاعت اور استحکام میں اس سکیم کا بہت بڑا حصہ ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے لاکھوں واقفین نو کی خواہش کی تھی مگر ساری دنیا میں ہم ابھی ہزاروں میں ہیں۔

صبح کا اجلاس

اس اجلاس کی صدارت احمدی ممبر آف پارلیمنٹ مکرم الحاج مالک الحسن یعقوب صاحب نے کی۔ آپ ان دنوں پارلیمنٹ کے سیکنڈ ڈپٹی سپیکر اور افریقن پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔

اس اجلاس میں گیسٹ سپیکر کے طور پر منسٹر آف ہیلتھ غانا کو مدعو کیا گیا تھا۔ وہ خود تو تشریف نہ لا سکے۔ ان کی نمائندگی میں ڈپٹی منسٹر آف ہیلتھ Dr. Mrs.Glades Noley Ashite نے کی۔

اس اجلاس میں تلاوت مکرم سید مشہود احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد سرکٹ مشنری Mr.Ahmad Boaheng نے حضرت مسیح موعودؑ کا قصیدہ پڑھا۔ اس کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ ایک تقریر مکرم مولوی محمد بن صالح صاحب نائب امیر ثانی نے کی۔ اس کا عنوان تھا "وصیت کی اہمیت و برکات"۔

دوسری تقریر برانگ اہافو ریجن کے ریجنل ڈائریکٹر آف ہیلتھ سروسز مکرم الحاج ڈاکٹر محمد بن ابراہیم صاحب نے کی۔ تقریر کا عنوان تھا "شعبہ صحت میں جماعت احمدیہ غانا کی خدمات"۔

آخر پر ڈپٹی منسٹر آف ہیلتھ نے خطاب کیا۔ آپ نے کہا:

"آپ لوگ ملک میں امن کے قیام کے لئے جو کوششیں کر رہے ہیں اور ملک کے عوام کی بہبود کے لئے تعلیم اور صحت کے شعبہ میں جو خدمات بجا لا رہے ہیں۔ وہ قابل ستائش ہیں۔ انہوں نے عوام کی صحت پر زور دیتے ہوئے قرآن مجید کی بعض آیات پیش کیں۔

آخر پر انہوں نے احباب کو نیشنل ہیلتھ انشورنس سکیم میں شامل ہونے کی تحریک کی۔

آخری سیشن

اس سیشن کا آغاز 2:30 بجے دوپہر ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت Upper East Region کے صدر الحاج Awudu Musah نے کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ایک سینئر سرکٹ مشنری Osofo Ibrahim Acquah نے کی۔ ہومیوڈاکٹر مکرم محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی" کے چند اشعار ترنم سے پڑھے اور ترجمہ بھی پیش کیا۔

سیکرٹری تربیت غانا مکرم الحاج آدم داؤد صاحب نے "غانا کے ابتدائی احمدیوں کی قربانیاں" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے بعد جماعت احمدیہ غانا کے جنرل سیکرٹری مکرم احمد اینڈرسن صاحب نے 2005ء کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ کے اہم حصے پیش ہیں:

❁ ...... جماعت کو 1460 ایکڑ زمین خریدنے کی توفیق ملی ہے جو جماعت کے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے استعمال کی جایا کرے گی۔

❁ ...... "سونامی" کے حادثہ کے لئے جماعت کی طرف سے 35 ملین سیڈیز کی رقم پیش کی گئی۔

❁ ...... امسال یکم مارچ کو مدرسۃ الحفظ غانا کا آغاز ہوا جس کے لئے مرکز سے مکرم حافظ مبشر احمد جاوید صاحب تشریف لائے ہیں۔

❁ ...... جماعت کی طرف سے ایک انٹرنیشنل پرائمری سکول کھولا گیا ہے جس میں فرانسیسی اور عربی بھی پڑھائی جاتی ہے۔

❁ ...... امسال مرکز سے مندرجہ ذیل مربیان اور ایک ڈاکٹر تشریف لائے:

1۔ مکرم مظفر احمد صاحب درّانی 2۔ مکرم طارق محمود صاحب 3۔ مکرم ابراہیم خان صاحب 4۔ مکرم حافظ سید مشہود احمد صاحب 5۔ مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب۔

رپورٹ کے بعد جلسہ میں شریک معزز ائمہ اور چیف صاحبان نے امیر صاحب کی درخواست پر باری باری سٹیج پر آ کر حاضرین کو سلام کہا ۔ ائمہ کی تعداد 25 تھی۔ جبکہ چیف صاحبان کی تعداد 6 تھی۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے سارے ریجنز کو کہا کہ وہ باری باری سٹیج پر آ کر اپنی اپنی لوکل زبانوں میں Songs of Praises پیش کریں۔ مختلف ریجنز کے گروپ سٹیج پر آئے اور Songs of Praises پیش کئے۔ ان پاکیزہ نغمات نے سارے ماحول میں زندگی کی ایک روح پھونک دی۔ سامعین بھی ساتھ ساتھ پورے جوش کے ساتھ یہ نغمات پڑھتے۔ ان نغمات میں حمد و ثنا، درود شریف اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا ذکر تھا۔

ان نغمات کو ایک نیا رنگ اس وقت ملا جب اشانٹی ریجن کا ایک گروپ سٹیج کی طرف بڑھا۔ حیران کن بات یہ تھی اس میں ایک بھی غانین نہ تھا۔ لوگ حیران و ششدر تھے کہ کیا ہوگا مگر جب مکرم مولوی علیم محمود صاحب کی قیادت میں اس گروپ نے لوکل زبان میں ایک خوبصورت نغمہ شروع کیا تو پھر کیا تھا ہر طرف سے نعرہ ہائے تکبیر اور داد تحسین کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ہر طرف سے محبت کا اظہار ہو رہا تھا۔ خوشی کی ایک لہر تھی جو ہر سو دوڑ رہی تھی۔ اس گروپ نے سامعین کے دل جیت لئے۔

ان پاکیزہ کلمات کے آخر پر مکرم امیر صاحب نے خطاب فرمایا۔

مکرم امیر صاحب نے جماعت احمدیہ کی امن پسندی پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ سال لندن میں بم دھماکے ہوئے۔ بظاہر ناممکن تھا کہ اس واقعہ کے معًا بعد ایک اسلامی جماعت کو لندن میں جلسہ کرنے کی اجازت ملے۔ چہ جائیکہ Security Zone میں۔ جماعت احمدیہ کو جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی اجازت دے کر جماعت کی امن پسندی کو تسلیم کر لیا گیا۔ انگلستان کے ایک ممبر آف پارلیمنٹ Hon.Tony Coleman نے اس جلسہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اس بات کا اعتراف کیا۔ اس نے کہا کہ اس جلسہ کے انعقاد سے پتہ چلتا ہے کہ اس ملک کے ذہن میں یہ بات اچھی طرح راسخ ہے کہ احمدیت امن اور سلامتی کا نام ہے، نہ کہ تخریب کاری اور دنگا فساد کا۔

مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ خدا کے فضل سے اس جلسہ کے انعقاد کے لئے ایک احمدی نے 150 ملین سیڈیز کی خطیر رقم بطور عطیہ پیش کی ہے۔

آپ نے ممبران جماعت کو یہ بھی بتایا کہ حضور پرنور کی غانا سے محبت کا یہ حال ہے کہ حضور انور سے ملاقات کریں تو اس کا آغاز بھی غانا سے ہوتا اور ملاقات کے آخر پر بھی غانا ہی کا ذکر ہوتا ہے۔ مکرم امیر صاحب نے جماعت کے احباب کو ایک عظیم الشان خوشخبری بھی سنائی کہ حضور پرنور ایدہ اللہ نے خلافت جوبلی کے سال غانا تشریف لانے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

خطاب کے آخر پر مکرم امیر صاحب نے جماعت کے ایک مخلص اور فدائی داعی الی اللہ مکرم الحاج یعقوب ابراہیم صاحب کا ذکر خیر بھی کیا جن کی حال ہی میں وفات ہوئی تھی۔ ان کو "الحمدُ" کے لقب سے جانا جاتا تھا کیونکہ ہمیشہ ان کی باتوں کا آغاز خدا کی حمد سے ہوتا تھا۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی اور یہ بابرکت جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال شرکاء جلسہ کی تعداد ملکی اخبار کے اندازہ کے مطابق 40 ہزار تھی۔

قارئین کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ غانا کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

امداد طلباء

پسماندہ ممالک میں بہت سے والدین مالی وسائل کی تنگی کی وجہ سے اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دلا سکتے۔ ایسے مستحقین کی مدد کے لئے جماعت میں "امداد طلباء" کے نام سے فنڈ قائم ہے۔

فی طالبعلم جو اوسطاً سالانہ اخراجات ہوتے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ پرائمری/سیکنڈری	پچانوے پاؤنڈ (£95/=)
2 ۔ کالج لیول	دوصد پچاس پاؤنڈ (£250/=)
3۔ دیگر پروفیشنل تعلیم	ایک ہزار پاؤنڈ (£1000/=)

جو مخیّر احباب اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں وہ احمدیہ مسلم جماعت (AMJ) کے نام اپنے چیکس/رقوم براہ راست یا اپنی جماعت کی معرفت وکالتِ مال لندن کو بھجوا سکتے ہیں۔ ان رقوم سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے مستحق طلباء کی مدد کی جاتی ہے۔ اس وقت پسماندہ ممالک کے ہزاروں طلباء اس سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

(ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ (مغربی افریقہ) کے

23ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

وزیر داخلہ و مذہبی امور اور وزرات خارجہ کے نمائندے اور دیگر معززین کی شرکت

ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں وسیع پیمانے پر اشاعت۔

ملک کے دور دراز علاقوں سے دشوار گزار راستوں کو طے کرتے ہوئے

173 جماعتوں کے 2500 سے زائد افراد کی شرکت

(رپورٹ: باسط احمد شاھد۔ مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ)

خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے دعاؤں، نماز تہجد، درس قرآن کریم اور علماء سلسلہ کی تقاریر کے روحانی ماحول اور اسلامی اخوت و بھائی چارے کی فضا میں جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کا 23واں جلسہ سالانہ جماعتی روایات کے ساتھ مورخہ 15/16/ اپریل بروز ہفتہ، اتوار آبی جان کی نیول اکیڈیمی میں منعقد ہوا۔ الحمد للہ۔

امسال جلسہ سالانہ کے لئے نیول اکیڈیمی کا ایک وسیع حصہ کرایہ پر حاصل کیا گیا تھا۔ ایک بڑے ہال میں وسیع اور خوبصورت سٹیج بنایا گیا۔ اور جماعتی بینرز اور جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ اس ہال کو مردانہ جلسہ گاہ کے طور پر استعمال کیا گیا۔ مہمانوں کے بیٹھنے کے لئے کرسیوں، صوفوں اور صفوں کا انتظام کیا گیا۔ جبکہ نسبتاً چھوٹے ہال کو مستورات کی جلسہ گاہ کے طور پر تیار کیا گیا۔ اس ہال میں بھی سٹیج بنا کر بینرز اور جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ مہمانوں کی رہائش کا انتظام ملحقہ کمروں میں تھا۔ اکیڈیمی کے احاطہ میں ایک مکان میں لنگر خانہ کا انتظام تھا۔

تیاری جلسہ

امسال جلسہ سالانہ کی تیاری کئی ماہ قبل ہی شروع کردی گئی تھی۔ مکرم عبدالرشید صاحب انور امیر جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کی نگرانی میں افسر جلسہ سالانہ مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مبلغ سلسلہ کی قیادت میں 30 ناظمین پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی کے متعدد اجلاسات ہوئے جن میں جلسہ سالانہ کی تیاری کے متعلق مختلف امور طے پائے۔ اور ان کے مطابق کام آگے بڑھایا جاتا رہا۔ تمام ناظمین نے اپنے نائبین اور معاونین کے ساتھ مل کر بڑی محنت سے اپنے اپنے شعبوں کا کام کیا۔ ان میں لنگر خانہ، مہمان نوازی، ٹرانسپورٹ، سمعی بصری، تزئین سٹیج، پروگرام، استقبال، جلسہ گاہ، آب رسانی اور خدمت خلق کی نظامتیں قابل ذکر ہیں۔

پریس کانفرنس

جلسہ سالانہ سے بیس روز قبل گیارہ اخبارات میں جلسہ سالانہ سے متعلق پریس ریلیز شائع ہوا۔ جس میں امسال کے جلسہ کی تاریخوں اور مرکزی موضوع ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گستاخانہ خاکے اور اسلام کا ردعمل'' کا اعلان ہوا۔ جلسہ سے دس روز قبل مکرم عبدالرشید صاحب انور امیر و مبلغ انچارج آئیوری کوسٹ کی رہائشگاہ پر ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ اس کانفرنس کا اہتمام ناظم پریس و اشاعت مکرم محمد سیلا صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ کی کاوشوں سے ہوا۔ اس پریس کانفرنس میں مکرم امیر صاحب نے صحافیوں سے خطاب کیا اور ان کے سوالات کے جواب دئے۔ پریس کانفرنس میں گیارہ اخبارات کے نمائندوں، دو ٹیلیویژن کے نمائندوں اور چار مختلف ریڈیوز کے نمائندوں نے شرکت کی۔ دس اخبارات نے بھرپور انداز میں پریس کانفرنس کی اشاعت کی جبکہ چاروں ریڈیو سٹیشنز نے مکرم امیر صاحب کے انٹرویو نشر کئے۔ اس کے علاوہ دو ریڈیو والوں نے مکرم امیر صاحب کو اپنے سٹیشن پر بلا کر جلسہ سالانہ کے بارہ میں ایک گھنٹہ کا Live پروگرام نشر کیا۔ ٹیلی فونک رابطہ کے ذریعہ لوگوں نے سوالات بھی پوچھے۔

مہمانوں کی آمد

ملک کے طول وعرض سے مہمانوں کی آمد بدھ 12/ اپریل سے ہی شروع ہوگئی تھی۔ مکرم رافع احمد تبسم صاحب مبلغ سلسلہ انچارج لنگر خانہ کی نگرانی میں لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 12/ اپریل سے ہی کام شروع کردیا تھا۔ رضاکاروں کی ٹیم کھانا پکانے اور مہمانوں کو کھلانے میں مصروف عمل تھی۔ اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے ''ٹنگریلا'' سے بھی ایک وفد آیا۔ ٹنگریلا آبی جان سے 1000 کلومیٹر دور ہے اور باغیوں کے علاقہ میں واقع ہے۔ اسی طرح ''بندوکُو'' سے بھی ایک بہت بڑے وفد نے شرکت کی۔ بندوکُو آبی جان سے 850 کلومیٹر کی دُوری پر ہے۔ بواکے، تافیرے، ماں اور دنانے سے بھی وفود شامل ہوئے۔

جلسہ میں شامل ہونے والوں کا جوش وجذبہ قابل قدر تھا۔ باوجود راستہ کی مشکلات اور سفر کی دُوری کے لوگ دُور دراز سے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے۔

یاد رہے کہ آئیوری کوسٹ گزشتہ تین سال سے خانہ جنگی کے حالات سے دوچار ہے۔ آدھا ملک باغیوں کے قبضہ میں ہے جہاں سفر آسان نہیں۔ غیر مقبوضہ علاقہ میں جگہ جگہ پولیس اور فوج کی چیک پوسٹیں ہیں جہاں بس سے اُتر کر بعض اوقات ایک آدھ کلومیٹر پیدل چلنا پڑتا ہے۔ تلاشی دینی پڑتی ہے اور چیکنگ کے بہانے چیک پوسٹ پر لوگوں سے پیسے بٹورے جاتے ہیں۔ ان تمام مشکلات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے شمع احمدیت کے پروانے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے چلے آئے۔

مہمانوں کی رہائش کا انتظام ابتدائی طور پر ''آجامے'' مشن ہاؤس میں کیا گیا۔ جبکہ جمعہ کے دن تمام مہمانوں کو نیول اکیڈیمی شفٹ کردیا گیا۔ جہاں جلسہ منعقد ہونا تھا۔

معائنہ انتظامات

مورخہ 14/ اپریل کو مکرم امیر صاحب نے نماز جمعہ نیول اکیڈیمی کے ہال مردانہ جلسہ گاہ میں پڑھائی۔ اسی روز شام ساڑھے پانچ بجے مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ، نائبین افسر جلسہ سالانہ، افسر جلسہ گاہ کی معیت میں مکرم امیر صاحب آئیوری کوسٹ نے انتظامات جلسہ کا معائنہ فرمایا اور موقع پر ناظمین اور کارکنان کو ہدایات دیں۔ تمام ناظمین و کارکنان جلسہ بڑی مستعدی سے اپنے اپنے مفوضہ کاموں میں مصروف رہے۔

مورخہ 15/ اپریل کو پروگرامز کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم صدیق آدم صاحب مبلغ سلسلہ سینفرا نے درس حدیث دیا۔ ناشتہ کے بعد تمام احباب جلسہ گاہ آنے شروع ہوگئے۔ صبح نو بجے تک تمام احباب اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

مہمان خصوصی کی آمد اور پرچم کشائی

احمدیہ سکول آبی جان اور احمدیہ سکول کوفیکرو کے بچے لوائے احمدیت اور آئیوری کوسٹ کے قومی پرچم پر مشتمل جھنڈیاں ہاتھوں میں لہراتے ہوئے دورویہ قطاروں میں کھڑے مہمان خصوصی کا انتظار کررہے تھے۔ جبکہ ناظمین جلسہ بھی قطار میں کھڑے سفید لباس میں ملبوس مہمان خصوصی کی آمد کے منتظر تھے۔

صبح دس بجے وزیر داخلہ و مذہبی امور کے نمائندہ جناب Tehe صاحب تشریف لائے تو اھلا وسھلا ومرحبا اور نعرہ ہائے تکبیر سے ان کا استقبال کیا گیا۔ بچوں نے جھنڈیاں لہراتے ہوئے مہمان خصوصی کو خوش آمدید کہا۔ مکرم امیر صاحب نے جناب مہمان خصوصی سے تمام ناظمین کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب مہمان خصوصی کے ہمراہ پرچم کشائی کے لئے تشریف لائے۔ جملہ ناظمین کی موجودگی اور سینکڑوں بچوں کی لا الٰہ الا اللہ کی صداؤں میں مکرم امیر صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ مہمان خصوصی نے قومی پرچم کو فضا میں بلند کیا۔ اس موقعہ پر قومی ترانہ بھی پڑھا گیا جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔

پرچم کشائی کے بعد مکرم امیر صاحب معزز مہمان اور دیگر مہمانوں کے ہمراہ نمائش ہال میں تشریف لے گئے۔ مکرم ساجد احمد صاحب منور، ناظم نمائش نے جماعتی کتب، تراجم قرآن مجید ولٹریچر، چارٹس اور ایم ٹی اے کے لئے ٹی وی اور ویڈیو کو بڑے قرینے سے نمائش ہال میں سجایا تھا۔ مہمان خصوصی اور دیگر مہمانوں نے یہ نمائش دیکھی اور مہمانوں کی کتاب میں اپنے تأثرات قلمبند کئے۔

افتتاحی اجلاس

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس مکرم عبدالرشید انور صاحب امیر جماعت آئیوری کوسٹ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، اس کے فرنچ ترجمہ اور نظم کے بعد جنرل سیکرٹری صاحب نے گزشتہ سال کے دوران جماعت کی مساعی پر روشنی ڈالی۔ مکرم صدر صاحب جماعت آبی جان نے معزز مہمان کا تعارف کروایا جس کے بعد ان مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔

افتتاحی اجلاس میں وزیر داخلہ کے نمائندہ کے علاوہ نمائندہ وزیر خارجہ، ایک ممبر پارلیمنٹ، ہیومین رائٹس کمیشن آئیوری کوسٹ کے صدر، کمشنر پولیس اور چرچ کے نمائندہ اور اعلیٰ سرکاری اور فوجی شخصیات نے شرکت کی۔

مہمانوں کے خطابات کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا جس کا موضوع تھا ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گستاخانہ خاکے اور اسلام کا ردّعمل''۔ اس تقریر کے اختتام پر معزز مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب نے مہمان خصوصی جناب Tehe صاحب اور وزیر خارجہ کے نمائندہ کی خدمت میں قرآن کریم کے فرنچ زبان میں ترجمہ کے نسخے بطور تحفہ پیش کئے۔

افتتاحی اجلاس کی بقیہ کارروائی مکرم سیسے سعید و صاحب نائب صدر آبی جان کی زیر صدارت جاری رہی جس میں مکرم صدیق آدم صاحب مبلغ سلسلہ سینفرا نے ''سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام'' کے عنوان پر تقریر کی۔ جس کے بعد نماز ظہر وعصر اور کھانے کا وقفہ ہوا۔

دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس سہ پہر تین بجے مکرم ڈاکٹر نظام الدین بُدّھن صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم، اس کے فرنچ ترجمہ اور نظم سے شروع ہوا۔

اجلاس کی پہلی تقریر مکرم قاسم طورے صاحب مبلغ سلسلہ ''بسّم'' نے ''احمدیت نے دنیا کو کیا دیا'' کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر مکرم آدم داؤد صاحب مبلغ سلسلہ ''ایسیا'' نے ''مسیح کی آمد ثانی'' کے عنوان پر کی۔ آپ کی فرنچ تقریر کا جُولا زبان میں ترجمہ مکرم عثمان گیندو صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد خدام کے ایک گروپ نے قصیدہ پڑھا۔ شام چھ بجے اس اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔ جس کے بعد جلسہ گاہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے ادا کی گئیں۔

دوسرا دن

دوسرے دن کے پروگرام کا آغاز بھی حسب روایت نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد خاکسار باسط احمد نے ''درود شریف کی برکات'' پر درس دیا۔

تیسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس صبح نو بجے مکرم عبدالکریم ڈمبیلے صاحب نیشنل صدر مجلس انصاراللہ آئیوری کوسٹ کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، اس کا فرنچ ترجمہ اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم صدیق جالو صاحب لوکل مشنری ''بندوکو'' نے بعنوان ''آنحضرتؐ خاتم النبیین'' پیش کی۔ دوسری تقریر مکرم کونے اسحاق صاحب مبلغ سلسلہ ''ابوبو'' نے کی جس کا عنوان تھا ''احمدیت۔ حقیقی اسلام''۔

اس کے بعد جلسہ سالانہ کا مقبول ترین پروگرام ''مَیں احمدی کیوں ہوا'' پیش کیا گیا جس میں مختلف آئمہ کرام اور چیف صاحبان اور نو احمدی احباب نے اپنے اپنے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ اس دوران بار بار احباب نعرہ تکبیر بلند کرتے رہے۔

جلسہ مستورات

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی جلسہ گاہ مستورات

قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ	اقصیٰ روڈ
6214750	6212515
6214760	6215455

پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران

Mobile: 0300-7703500

الگ بنائی گئی تھی۔ مکرمہ مافیرے ماجا کیتے صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ آئیوری کوسٹ کو ناظمہ جلسہ گاہ مستورات مقرر کیا گیا تھا۔ 20 ناظمات پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی نے اپنی کارکنات کے ساتھ مل کر انتظامات میں ان کی معاونت کی۔ نظامت رجسٹریشن، رہائش، مہمان نوازی، تزئین، آب رسانی اور نظم وضبط خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جلسہ سالانہ کے پروگرام ویڈیو لنک کے ذریعہ زنانہ جلسہ گاہ میں بھی دکھانے اور سنانے کا انتظام تھا۔

مورخہ 15 اپریل کو دو تقاریر اور مورخہ 16 اپریل کو ایک تقریر مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی صدارت میں ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد نائب صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ آئیوری کوسٹ، صدر صاحبہ لجنہ آبی جان اور نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ آئیوری کوسٹ نے خطابات فرمائے۔ تمام عورتوں اور بچیوں نے جلسہ کے تمام پروگرامز میں خصوصاً جلسہ گاہ مستورات میں ہونے والے پروگرامز میں بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ زنانہ جلسہ گاہ میں خواتین کی حاضری اس قدر تھی کہ جلسہ گاہ چھوٹا پڑ گیا۔

اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ کا اختتامی اجلاس مکرم امیر صاحب آئیوری کوسٹ کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم قاسم طورے صاحب نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ''میرا نام پوچھو تو مَیں احمدی ہوں'' ترنم کے بعد پڑھا اور سماں باندھ دیا۔ ہال میں موجود ہر شخص یہ الفاظ باآواز بلند دُہرا رہا تھا جو عجیب نظارہ تھا جسے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔

12:45 پر مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس کا موضوع تھا ''امن کا شہزادہ۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ''۔ اس خطاب کا جولا زبان میں ترجمہ مکرم قاسم طورے صاحب نے پیش کیا۔ اس خطاب کے بعد مکرم امیر صاحب نے پُرسوز دعا کروائی اور یوں 23واں جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ اختتام کو پہنچا۔

حاضری

شعبہ رجسٹریشن کے مطابق اس جلسہ میں 173 جماعتوں کے 2526 افراد نے شرکت کی۔ ان میں 58 آئمہ کرام اور 11 چیف صاحبان بھی شامل ہیں۔ بہت سے احباب باوجود خواہش اور راستہ کی مشکلات اور وسائل کی عدم دستیابی کے باعث جلسہ میں شامل نہ ہوسکے۔ بہت سے لوگوں کے پاس شناختی کارڈ نہیں ہیں جس کی وجہ سے سفر ناممکن ہے۔ بہت سے افراد ملک کی اقتصادی ابتری کی وجہ سے مالی مشکلات کا شکار ہیں۔ 2 گھنٹے کا سفر 8 سے 10 گھنٹوں میں ہوتا ہے۔ اور آج سے تین سال قبل چار ہزار فرینک کرایہ کا سفر آج کل 15 سے 20 ہزار فرینک کرایہ میں ہوتا ہے۔

اس رپورٹ کی وساطت سے احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ جلد ان مشکلات کو دور فرمائے تا احمدیت کا یہ قافلہ بلا روک ٹوک آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے۔ آمین

احمدیہ بکسٹال

جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعتی کتب پر مشتمل ایک سٹال بھی لگایا گیا تھا۔ احمدی احباب اور غیر از جماعت لوگوں نے بھی خریداری میں بڑی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ قرآن کریم جُولا، فرنچ، اسلامی نماز فروخت ہونے والی کتب میں قابل ذکر ہیں۔ احمدیہ بکسٹال پر امسال جلسہ کے دوران ایک لاکھ پندرہ ہزار فرینک کی کتب فروخت ہوئیں۔

میڈیا کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال کے جلسہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا میں غیر معمولی کوریج ہوئی۔ جماعت آئیوری کوسٹ کی تاریخ میں اس سے قبل کسی بھی پروگرام میں جماعت کی اتنی وسیع پیمانہ پر تشہیر اور چرچا نہیں ہوا جتنا کہ امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر ہوا۔ امسال ریڈیو تریش ویل (Trechvillle) نے جلسہ سالانہ کی ساری کارروائی Live نشر کی۔ اس کے علاوہ ریڈیو Yapougon، ریڈیو Atiekoub اور ریڈیو Plateau نے بھی اپنے پروگرامز میں جلسہ سالانہ کے پروگرام کو خاص کوریج دی۔ نیشنل ٹیلیویژن پر جلسہ کا اعلان تین مرتبہ نشر ہوا۔ اور TV2 نے جلسہ کے دوسرے روز 16 اپریل کو خبر نامہ میں پہلے دن یعنی 15 اپریل کے پروگرامز کی جھلکیاں دکھائیں جن کا دورانیہ پانچ منٹ تھا۔ اسی طرح ریڈیو 2 اور نیشنل ریڈیو سے بھی جلسہ کے بارہ میں پروگرامز نشر ہوئے۔ جلسہ سے قبل 21 مختلف اخبارات میں اور جلسہ کے دوران سے اب تک 14 مختلف اخبارات میں جلسہ کی خبریں اور تصاویر شائع ہوچکی ہیں۔ اندرون ملک ریڈیو کروگو، فرکے، سینفرا، اغبو ویل اور ریڈیو ایسیا سے بھی جلسہ کے بارہ میں متعدد پروگرامز جلسہ سے قبل نشر ہوچکے ہیں۔ اور اب جلسہ کی کارروائی پر مشتمل پروگرامز نشر ہو رہے ہیں۔

تأثرات شرکائے جلسہ

❁ ...... مکرم جناب Tehe صاحب نمائندہ وزیر داخلہ و مذہبی امور نے اپنے بیان میں کہا کہ یہاں آ کر احمدیت کی تنظیم سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ جماعت احمدیہ دنیا کی منظّم ترین جماعت ہے۔

❁ ...... بندوکو سے آئے ہوئے غیر از جماعت معلم صاحب نے بیان کیا کہ دیکھی اور سنی چیز برابر نہیں ہوتی۔ احمدیت کے بارہ میں مخالفین کی طرف سے جو سنا تھا، یہاں آ کر اور جلسہ دیکھ کر بالکل الٹ پایا ہے۔ ہم نے احمدیت کی سچائی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔

❁ ...... ایک اور غیر از جماعت معلم صاحب نے بیان کیا کہ یہاں آ کر سراسر اسلام ہی اسلام دیکھا ہے۔ احمدیہ بالکل سچی جماعت ہے۔

❁ ...... آبی جان سے شامل ہونے والے ایک پڑھے لکھے دوست نے جو ابھی جماعت میں شامل نہیں ہوئے۔ یوں اظہار کیا کہ بڑی عجیب بات ہے کہ لوگ احمدیت کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اور نیا مذہب قرار دیتے ہیں۔ لیکن جب اسلام اور بانیٔ اسلام آنحضرت ﷺ پر حملے ہوتے ہیں تو جماعت احمدیہ ہی دفاع میں اوّل نمبر پر ہوتی ہے جبکہ دوسرے مسلمانوں کو کوئی ہوش نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی وہ اسلام کے دفاع میں فعّال نظر آتے ہیں۔

❁❁❁❁❁

بقیہ: حاصل مطالعہ از صفحہ 16

مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکے ڈالے جس کے بعد اپنے ہم مشرب مُلّاؤں، سادہ لوح عوام اور اپنے معصوم شاگردوں کو یہ خوشخبری دی کہ:۔

''پورا عالم اسلام ہمارا ہمنوا ہے ہم اس کائنات ارضی کے ہر گوشہ سے فتنہ قادیانیت کو ختم کر دیں گے۔''

(دورہ یورپ و افریقہ'' صفحہ 17-19 اشاعت چنیوٹ)

حصول کامیابی کے لئے دشنام آلود لٹریچر

''پاسبان وسفیر ختم نبوت'' کے لبادہ میں احراری سیاست کاروں نے احمدیت کے مقابل میں اپنی کامیابی کو ''یقینی'' بنانے کے لئے ایسا دشنام آلود لٹریچر بھی 1929ء سے وسیع پیمانے پر شائع کیا کہ برصغیر کا شریف النفس حلقہ دنگ رہ گیا۔ اور غیر از جماعت بزرگ اہل قلم تڑپ اٹھے چنانچہ ''حرف محرمانہ'' کے مصنف جناب ڈاکٹر غلام جیلانی برق نے تحریر فرمایا:۔

''آج تک احمدیت پر جس قدر لٹریچر علماء اسلام نے پیش کیا ہے اس میں دلائل کم تھے اور گالیاں زیادہ۔ ایسے دشنام آلود لٹریچر کو کون پڑھے اور مغلّظات کون سنے۔ میٹھے انداز اور ہمدردانہ رنگ میں کہی ہوئی بات پر ہر شخص غور کرتا ہے مگر گالیاں کوئی نہیں سنتا۔''

(حرف محرمانہ'' صفحہ 11-12 ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)

اسی طرح جماعت اسلامی کے قدیم راہنما جناب نعیم صدیقی صاحب نے رسالہ ''چراغ راہ'' کراچی مارچ 1954ء صفحہ 18 پر کھلم کھلا اعتراف کیا کہ:۔

''ان احرار کی زبان اور ان کا انداز بیان بسا اوقات رکاکت، ابتذال، تمسخر اور استہزاء کی حد کو چھو جانے کی وجہ سے کبھی اپیل نہیں کر سکا۔''

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ؎

کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے
گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

عبرتناک ناکامی اور غلبہ احمدیت

آخر میں ایک واقعاتی شہادت اس صد سالہ معرکہ سے متعلق ایک غیر جانبدارانہ شہادت پیش کرتا ہوں۔

نامور صحافی مجیب الرحمٰن شامی نے قدیم وجدید احراری مُلّاؤں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

''کوتاہ نظروں کی کوتاہ نظری نے مرزائیت کے خلاف اس طرح کے محاذ بنائے کہ جو اہل مرزائیت کو اشتعال دلانے اور اپنے عقیدے میں مضبوط بنا دینے میں معاون ثابت ہوئے۔ سستی نعرہ بازی، اوچھے حملوں اور فحش گالیوں سے مرصع گفتگو کسی کو قائل تو نہیں کر سکتی، غصہ ضرور دلا سکتی ہے۔ چنانچہ مرزائیت کے خلاف کئی ایسے مبلغین بھی ابھرے جنہوں نے عامیوں کے ذوق کو ابھار کر داد تحسین تو حاصل کر لی۔ فاتح قادیان اور فاتح ربوہ بھی کہلائے لیکن مرزائیت کی جڑ نہ مار سکے۔''

(رسالہ ''لیل و نہار'' لاہور 8/ جون 1974ء کا اداریہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی سچ فرمایا ہے ؎

تیرے احسان مرے سر پر ہیں بھارے
چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے
گڑھے میں تو نے سب دشمن اتارے
ہمارے کر دیئے اونچے منارے
مقابل پر مرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے
شریروں پر پڑے ان کے شرارے
نہ ان سے رک سکے مقصد ہمارے
انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(آمین مطبوعہ 1901ء)

❁❁❁❁❁❁❁

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

watch MTA live
audio and video broadcast
❁❁❁
Weekly sermons in Urdu / English
❁❁❁
Questions & Answers and much much more
❁❁❁
Now you can buy Ahmadiyya Islamic Books, Audio / Video on line using Master Card or Visa
❁❁❁
Visit our official website
www.alislam.org

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

لائبیریا میں Capemount کاؤنٹی کے Ghon Town میں مسجد اور مشن ہاؤس کے افتتاح کی بابرکت تقریب

(رپورٹ: جاوید اقبال ۔ مبلغ سلسلہ لائبیریا)

مادیت کے اس دور میں جہاں ساری دنیا دنیوی مال ومتاع کے حصول میں سرگرداں ہے وہاں جماعت احمدیہ لوگوں کو خدائے واحد کی طرف بلانے میں کوشاں ہے۔ اور اس مقصد کے لئے شہر بشہر اور قریہ قریہ مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ Capemount میں Tower ڈسٹرکٹ کے Ghon Town میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

Ghon Town منروویا سے سیرالیون جانے والی پختہ سڑک سے پانچ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے اور یہ نئی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی ہے کہ اس ٹاؤن میں بھی اللہ کا گھر بنائیں۔ اس تعمیر کا اکثر کام وقار عمل کے ذریعہ ہوا ہے۔ مسجد کی تعمیر کے ساتھ جماعتی تربیت کے لئے مشن ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے جس میں لوکل مبلغ جماعت کی تعلیم وتربیت میں مصروف عمل ہیں۔

مسجد کی افتتاحی تقریب کے لئے مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب امیر جماعت لائبیریا ایک وفد کے ساتھ منروویا سے یہاں تشریف لائے۔ اس کے ساتھ ہی مقامی معززین اور آئمہ کرام بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔

افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں مسجد کی اہمیت اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو تفصیل سے بیان کیا۔ بعد ازاں علاقہ کے معززین اور ائمہ کرام نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی کہ جماعت احمدیہ دوسرے شہروں میں بھی مساجد تعمیر کرے۔

افتتاحی تقریب میں مسٹر جینکن سکارٹ ابوبکر سابق وزیر انصاف اور خارجی امور کے علاوہ لائبیریا مسلم کونسل کے Information Officer مکرم عبدالکریم صاحب نے بھی شرکت کی۔ مکرم عبدالکریم صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے برملا کہا کہ میں نے کئی اسلامی ممالک کا دورہ کیا ہے اور محسوس کیا ہے کہ مسلمانوں میں قیادت کی کمی ہے اور یہی ہماری ناکامی کی وجہ ہے۔ جماعت احمدیہ میں یہ قیادت موجود ہے اور عالمگیر جماعت احمدیہ ایک قائد (خلیفہ) کی آواز پر اٹھتی اور بیٹھتی ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا راز ہے۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کے ذریعہ اسلام کا بول بالا کرے۔

اس مسجد کی خاص بات یہ ہے کہ یہ خدام الاحمدیہ لائبیریا نے تعمیر کی ہے۔ جب مکرم امیر صاحب نے یہاں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کا ارادہ ظاہر فرمایا تو مکرم احسان احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا نے اس مسجد کے تمام اخراجات مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ادا کئے جانے کی درخواست کی جسے منظور کر لیا گیا۔

افتتاحی تقریب میں دوصد سے زائد افراد نے شرکت کی۔

تقریب کے اختتام پر مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اس علاقہ کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور اس علاقہ میں احمدیت کی اشاعت کا مثالی مرکز بنائے اور جماعت احمدیہ لائبیریا کو مزید خوبصورت مساجد بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

جامعہ احمدیہ یوکے (لندن) کے پہلے سالانہ تقریری مقابلے

(لئیق احمد طاہر ۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ)

بفضلہ تعالیٰ جامعہ احمدیہ کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے جامعہ احمدیہ لندن نے بھی امسال مورخہ 29 رجون 2006ء کو سالانہ تقریری مقابلوں اور سالانہ عشائیہ کا اہتمام کیا۔ جس میں اردو اور انگریزی زبان کے تقریری مقابلوں میں کل 16 طلباء نے ذوق وشوق سے حصہ لیا اور انعامات حاصل کئے۔ جماعت یوکے کے بعض بزرگان بھی اس میں شامل ہوئے اور جملہ مہمانان، سٹاف اور طلبہ نے سالانہ عشائیہ میں بھی شرکت کی اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ ربوہ کی طرز پر یہاں بھی یہ سالانہ روایت قائم ہوگئی۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ یکم اکتوبر 2005ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ہاتھوں سے لندن میں یوکے اور یورپ کے پہلے جامعہ کا افتتاح عمل میں آچکا ہے۔ اور اس لحاظ سے یہ ہمارے طلبہ کا یہاں پر اردو سیکھنے کا پہلا سال ہے۔ اور ایسے طلبہ جو یورپ سے یہاں آکر داخل ہوئے ہیں اور جنہوں نے اس سے قبل کسی ادارے میں داخل ہو کر باقاعدہ اردو زبان کی تدریس حاصل نہیں کی ان کے لئے اردو میں تقریر کرنا ایک بہت بڑا چیلنج تھا۔ مگر الحمدللہ کہ طلبہ نے اس چیلنج کو خوشی سے قبول کیا۔ پھر ایک بہت بڑا چیلنج یہ بھی تھا کہ ان تقاریر کے صرف دو ہفتہ بعد ہی طلبہ کا سالانہ امتحان بھی آ رہا تھا۔ مگر طلبہ نے چند دن کے اندر اندر ہی اپنی اپنی تقاریر خواہ اردو زبان میں تھیں یا انگریزی زبان میں خود ہی تیار کیں۔ خود ہی ان کی مشق کی۔ البتہ بعض نکات پر انہوں نے اساتذہ سے مشورہ ضرور کیا۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ چونکہ امسال دنیا بھر کی جماعت احمدیہ، جماعت احمدیہ کے قیام کے سو سال پورے ہونے پر صد سالہ جوبلی کی تقاریب بھی منعقد کر رہی ہیں لہٰذا مرکز کی طرف سے اس سال تحریری اور تقریری مقابلہ جات کے لئے موضوع مقرر کر دیا گیا ہے یعنی:

اردو:

"جماعت احمدیہ اور دعوت الی اللہ"۔

انگریزی:

Ahmadiyya Jamaat in the service of the Holy Quran.

اردو زبان میں تقریری مقابلے کے منصفین درج ذیل احباب تھے:

1۔ مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب (چیف جج)

2۔ مکرم مولانا عبدالباسط شاہد صاحب

3۔ مکرم مولانا فیروز عالم صاحب

پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ:

اوّل: انصر بلال انور۔ دیانت گروپ۔

دوم: منصور احمد چٹھہ۔ امانت گروپ۔

سوم: سید سلمان شاہ۔ دیانت گروپ

انگریزی زبان میں تقریری مقابلہ کے لئے درج ذیل احباب نے منصفی کے فرائض انجام دئے:

1۔ مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب (چیف جج)

2۔ مکرم مولانا طاہر سلیمی صاحب۔

3۔ مکرم خواجہ نعیم احمد صاحب۔

پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ:

اوّل: عطاء النصیر۔ امانت گروپ

دوم: عطاء القدوس۔ امانت گروپ

سوم: یاسر عتیق فوزی۔ صداقت گروپ۔

نتائج کا اعلان ہونے پر خاکسار نے طلبہ میں انعامات تقسیم کئے۔ اور بعد از دعا تمام حاضرین کی خدمت میں جن میں مہمانوں کی تعداد 35 سے زائد تھی عشائیہ پیش کیا گیا۔ اور اس طرح یہ مبارک تقریب اپنے کامیاب اختتام کو پہنچی۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ طلباء جامعہ کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منشاء پورا کرنے کی توفیق بخشے۔

❁❁❁❁❁

نماز جنازہ حاضر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 رجولائی 2006ء کو قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں دو احباب جماعت کی جنازہ حاضر پڑھائی۔

(1) مکرم مظفر احمد صاحب (ابن مکرم بشارت احمد صاحب۔ آف رحمان کالونی ربوہ)

مکرم مظفر احمد صاحب گزشتہ دنوں لندن میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کی خاطر لندن تشریف لائے تھے۔ دوران سفر بس میں دل کا حملہ ہوا اور چند لمحوں میں ہی اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگئے۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ امتہ الرحیم چوہدری صاحبہ (اہلیہ چوہدری چراغ دین صاحب مرحوم)

مکرمہ امتہ الرحیم چوہدری صاحبہ 2 جولائی کو طویل بیماری کے بعد 85 سال کی عمر میں لندن میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ حضرت میاں نظام دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ خلافت کی سچی عاشق اور نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ نے تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

ان کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرمہ امتہ الرؤوف صاحبہ (اہلیہ مکرم لیاقت علی صاحب مرحوم)

مکرمہ امتہ الرؤوف صاحبہ بچے کی پیدائش پر جانبر نہ ہوسکیں اور 41 سال کی عمر میں یکم اپریل 2006ء کو پاکستان میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ مکرم محمد سلیم صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن کی بھابھی تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے سات بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم لیاقت علی صاحب۔

مکرم لیاقت علی صاحب اپنی اہلیہ مکرمہ امۃ الرؤوف صاحبہ کی وفات کے تقریباً دو ماہ بعد 20 جون 2006 کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں فیصل آباد میں وفات پاگئے۔

مرحوم مکرم محمد سلیم ظفر صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن کے چھوٹے بھائی تھے۔ جماعتی خدمات کا شوق رکھتے تھے۔ کچھ عرصہ قائد خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق بھی پائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سات بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ آمین۔

❁❁❁❁❁

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کے لئے احباب جماعت کو نوافل، روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت عائشہ بیگم صاحبہؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 13/جون 2005ء میں مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب اور منصور احمد جاوید صاحب نے اپنی والدہ حضرت عائشہ بیگم صاحبہؓ کا ذکر خیر کیا ہے۔

آپؓ ۱۸۹۹ء میں پیدا ہوئیں۔ ابھی اپنی والدہ کی گود میں تھیں کہ آپکے والد حضرت میاں صدرالدین صاحبؓ وفات پاگئے اور آپ کی والدہ آپکو لے کر دارالمسیح میں آگئیں جہاں آپؓ حضرت اماں جانؓ کی وفات تک اُن کی خدمت میں رہیں۔ بلکہ حضرت اماں جانؓ کو غسل دینے والیوں میں بھی شامل تھیں۔

آپ ابھی چھوٹی ہی تھیں کہ آپ کی والدہ کا بھی انتقال ہوگیا۔ پھر دارالمسیح میں ہی چھوٹی عمر میں چیچک کا زبردست حملہ ہوا۔ کسی نے کہا کہ چیچک تو متعدی بیماری ہے، اس کا یہاں ہونا ٹھیک نہیں ہے اسے نچلے حصہ میں بھیج دیا جائے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے سنا تو ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ اس کا اَور کون ہے جو اس کی تیمارداری کرے۔ چنانچہ بہت سی راکھ بچھا کر اس پر لٹا دیا گیا۔ خود حضورؑ دوا دیتے، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ عمر میں آپؓ سے دوسال بڑی تھیں، انہوں نے حضورؑ سے دریافت کیا کہ کیا یہ اچھی ہوجائے گی؟ حضورؑ نے فرمایا: جلد اچھی ہوجائے گی۔ وہ کہنے لگیں کہ اس کے تو سارے جسم پر چیچک کے چھالے ہیں جو داغ بن جاتے ہیں اور برے معلوم ہوتے ہیں۔ حضورؑ نے فرمایا کہ یہ جلد اچھی ہوجائے گی اور جسم پر کوئی داغ بھی نہیں رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے لاہور میں بعض سفروں میں بھی آپؓ ساتھ تھیں۔ حضرت اماں جانؓ نے آپ کی شادی خود کرائی اور رہائش کے لئے، دارالمسیح کے قریب ہی ایک مکان جو تین کمروں پر مشتمل تھا، عنایت فرمادیا۔ ربوہ آکر حضرت اماں جانؓ نے اپنے کمرہ کے ساتھ ایک بڑا کمرہ آپ کے لئے تیار کروادیا جس کی مشترکہ دیوار میں ایک بڑی کھڑکی رکھوائی تاکہ آنے جانے میں سہولت رہے۔ اس میں آپ اپنے خاوند کے ہمراہ رہائش پذیر رہیں۔ اخراجات کا بھی حضرت اماں جانؓ خود خاص طور پر خیال رکھتی تھیں۔ حضرت اماں جانؓ کی وفات کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے آپؓ سے فرمایا کہ حضرت اماں جان کا جو سلوک تم سے تھا ویسا ممکن ہے میں نہ کرسکوں بہرحال میری کوشش ہوگی۔ چنانچہ حضورؓ بھی آپ کو اسی طرح نوازتے رہے اور اپنی اولاد کو جو ماہانہ خرچ عنایت فرماتے تھے اسی فہرست میں ہی آپ کا نام بھی تھا۔ اس کے علاوہ بار بار نقد رقم، پھل، کھانے کی اشیاء، کپڑے وغیرہ عنایت فرماتے۔ یہی سلوک حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بھی جاری رکھا اور آپ کے بیمار ہوجانے پر خود بیمار پرسی کے لئے تشریف لاتے رہے۔ جب صحت تھی تو آپ حضورؒ کے لئے بڑی محنت سے چھالیہ کاٹ کرلے جاتی تھیں۔ کبھی کبھی دلجوئی کے لئے حضورؒ فرمادیا کرتے تھے کہ ''وہ دیکھو آگئیں اماں عائشہ ہمارے دانتوں کی دشمن''۔ آپ بھی سمجھتی تھیں کہ یہاں دل کی بات کہی اور سنی جاسکتی ہے تو کہا کرتی تھیں کہ اچھا تو میں پھر واپس لے جاتی ہوں۔ تو حضورؒ فرماتے: نہیں نہیں، تم اتنی محبت سے تیار کرکے لائی ہو، میں تو مذاق کررہا تھا۔

آپؓ کی وفات 2/جنوری 1987ء کو ہوئی اور تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

محترم ابوالمنیر نورالحق صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 10/جون 2005ء میں مکرم پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب کے قلم سے محترم ابوالمنیر نورالحق صاحب کے بارہ میں ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

محترم مولانا ابوالمنیر صاحب بیان فرمایا کرتے تھے کہ ''ہمارے گھر کے حالات سازگار نہیں تھے اور والد صاحب مجھے تعلیم بھی نہیں دلواسکتے تھے، جب ہم لوگ قادیان آگئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے دن بدل دیئے''۔ چنانچہ قادیان میں آپ نے مدرسہ احمدیہ اور پھر جامعہ احمدیہ میں اپنی تعلیم مکمل کی۔ آپ بہت ہونہار اور لائق طالب علم تھے اور امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرتے تھے۔ 1938ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان امتیاز کے ساتھ پاس کیا اور یونیورسٹی میں دوم آئے۔ 1938ء میں ہی آپ نے زندگی وقف کی۔

آپ کی لکھائی بہت اچھی تھی اور حضرت مصلح موعودؓ کی زیرنگرانی خدمت کرنے کی سعادت حاصل ہونے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ حضور جو کام دیتے آپ بڑی محنت سے اسے نہایت خوشخط لکھ کر بروقت حضور کی خدمت میں پیش کر دیتے۔ حضورؓ آپ سے بہت شفقت فرماتے چنانچہ حضورؓ نے نہ صرف آپ کے لئے رشتہ کا انتخاب خود فرمایا اور شادی کے جملہ اخراجات برداشت فرمائے بلکہ آپ کی دعوت ولیمہ بھی 23 دسمبر 1944ء کو قصر خلافت میں ہوئی۔

قیام پاکستان کے بعد آپ ناظر انخلاء وآبادی مقرر ہوئے۔ پھر بیس سال تک بطور استاد جامعہ احمدیہ خدمت کی توفیق پائی۔ جب ادارۃ المصنفین کا قیام عمل میں آیا تو آپ کو اس کا مینیجنگ ڈائریکٹر مقرر کیا گیا۔ وقف جدید کے آغاز سے ہی آپ اس کے بھی ممبر مقرر ہوئے اور آخری لمحات تک اس سے وابستہ رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کی وفات پر اپنے خطبہ جمعہ (5 جنوری 1996ء) میں آپ کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ''ہم ہمیشہ مالی معاملات میں حضرت مولوی صاحب کو ضرور مقرر کیا کرتے تھے کیونکہ یقین تھا کہ یہ مالی نگرانی میں بہت اعلیٰ رتبہ رکھتے ہیں۔ یقین ہوتا تھا کہ کسی غلط خرچ کی اجازت نہیں دیں گے۔ اس لئے امانتوں پر دستخطوں کے لئے مولوی صاحب کا نام ضروری تھا اور اکاؤنٹس کو دیکھنے کے بعد جب تسلی کر لیتے تھے کہ درست خرچ ہورہا ہے، تب دستخط کیا کرتے تھے''۔

تفسیر کبیر جو کہ قرآنی علوم کا ایک عظیم خزانہ ہے۔ اس کے متعلق مولوی صاحب بیان کیا کرتے تھے کہ حضرت مصلح موعودؓ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم کا جو علم مجھے ودیعت ہوا ہے اس کا نصف بھی تفسیر کبیر میں بیان نہیں ہوسکا۔

تفسیر صغیر کی پہلی اشاعت کے سلسلہ میں 1957ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت مصلح موعودؓ نے مولانا ابوالمنیر صاحب کو اپنے دست مبارک سے تین سو روپے پر مشتمل انعامی تھیلی عطا فرمائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ترجمہ کے سلسلہ میں بھی آپ کو خدمت کی توفیق ملی۔

آخری سالوں میں دل کے عارضے کی وجہ سے آپ دو تین بار فضل عمر ہسپتال میں داخل ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت یاب ہوکر گھر آجاتے تھے۔ آخری حملہ جان لیوا ثابت ہوا اور وہ 30 دسمبر 1995ء کو اپنے ربّ کے حضور حاضر ہوگئے۔

سینٹ پیٹرز برگ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 23 جون 2005ء میں روسی بادشاہوں (زاروں) کے مرکزی شہر سینٹ پیٹرز برگ کے بارہ میں ایک معلوماتی مضمون مکرم محمد ادریس چودھری صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

بحیرہ بالٹک کے ساحل پر پیٹر اعظم نے قدم رکھنے کے بعد 16 مئی 1703ء کو سویڈن کی طرف سے آنے والے حملہ آوروں کی روک تھام کے لئے Peter نامی قلعہ کی بنیاد رکھی گئی جو دیکھتے ہی دیکھتے ایک شہر بن گیا۔ 1913ء میں ماسکو کی بجائے اس شہر کو روس کا صدر مقام بنا دیا گیا۔ ایک بندرگاہ ہونے کی وجہ سے اس نے پرانے زمانہ کے روس کو ایک نئے دور میں داخل کردیا۔ اور اس کا مقابلہ لندن اور ایمسٹرڈیم سے ہونے لگا۔ رفتہ رفتہ یورپین طور طریقہ کے اثرات روسی اثرات پر غلبہ پانے لگے تو اس رجحان کو بدلنے کی خاطر روس نے کئی بڑے پراجیکٹ یہاں شروع کئے اور پیٹر اعظم کے ورثہ کے نشانات کو اجاگر کیا جانے لگا۔ چنانچہ یہاں فن تعمیر کی یگانہ روزگار درجنوں عمارات موجود ہیں، کئی قسم کے مراکز تحقیق میں کیمسٹری، جینیات، نفسیات اور خلاء پر تحقیق ہورہی ہے۔

جنگ عظیم اول میں زار نیکولس ثانی نے اس شہر کے نام کو روسی رنگ دینے کی خاطر اسے پیٹرگراڈ کا نام دیا لیکن نام کی تبدیلی کوئی فائدہ نہ پہنچا سکی اور 1917ء کے روسی انقلاب میں اس خاندان کا تختہ الٹ دیا گیا۔ 1924ء میں لینن کی وفات کے بعد سوویت یونین کی تشکیل کرنے والوں نے شہر کا نام لینن گراڈ رکھ دیا اور ملک کا صدر مقام ماسکو منتقل کردیا گیا۔ 1991ء کے بعد یہ پھر پیٹرز برگ کہلانے لگا۔

کبھی سینٹ پیٹرز برگ موسیقی، ڈانس اور مسلم ادب کا گہوارہ سمجھا جاتا تھا۔ یہاں کئی شہسواران قلم اور دیگر فنون کے ماہرین نے نشوونما پائی۔ اس شہر میں تیس کے قریب تھیٹرز ہیں۔ زار پیٹر اور اس کی ملکہ کیتھرائن اعظم نے اپنے دَور میں یورپ سے فنون لطیفہ کے ماہرین کو بلواکر اس شہر میں وہ اقدار پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جن سے یورپ علم وفن اور ہنر کا گہوارا بن چکا تھا۔ روسی امراء فرانسیسی زبان سیکھنے اور بولنے میں فخر محسوس کرتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ ان کی اولادیں فرانسیسی یا برطانوی شرفاء کے ہاں شادیاں کریں۔ انہوں نے نہ صرف فن تعمیر میں بلکہ ذاتی عادات واطوار میں بھی یورپ کی مکمل تقلید کرنے کی بساط بھر کوشش کی۔ کمیونسٹ حکومت کے دوران فنون لطیفہ پر سنسرشپ کے باوجود بے دریغ رقوم خرچ کی گئیں۔

سینٹ پیٹرز برگ سے ملحق پشکن کے علاقہ میں ملکہ کیتھرائن اعظم کا گرمیوں کا محل واقع ہے جس کے ایک کمرہ کی اندرونی چھت پر یورپ کی سب سے بڑی تصویر کھینچی گئی ہے جس کا نام ''روس کی فتح یابی'' ہے۔

الیگزینڈر اوّل کو شکست دینے کے بعد نپولین نے فتح اور خوشی کے جذبات سے غالب ہوکر سینٹ پیٹرز برگ کو یورپ کا اعلیٰ ترین دارالحکومت بنانے کی ٹھان لی تھی اور اس نے چوبیس مختلف تعمیری منصوبوں کے مطالعہ کے بعد 1818ء میں سینٹ اسحٰق (St. Isaac) والے گرجا کی دریائے نیوا کے کنارے بنیاد رکھی۔ اس کے گنبد پر دوصد پاؤنڈ سونا لگایا گیا جس کی چکا چوند پچیس میل دُور سے نظر آنے لگتی ہے۔ پیٹر اعظم نے گرجا کو 1721ء میں حکومت کی تحویل میں کردیا تھا لیکن اس کے قریباً دو سو سال بعد 1917ء میں بالشویک انقلاب برپا ہونے پر مذہب کو گمنام ہونا پڑا۔ پادریوں اور ان کے پیروکاروں کو نگاہ نفرین سے دیکھا جانے گا۔ قیدو بند کی صعوبتیں جھیلنا پڑیں اور سینٹ اسحٰق والا گرجا عجائب گھر میں تبدیل کردیا گیا جہاں صرف چھٹی کے دنوں میں حکومت نے پوجا کرنے کی اجازت دی۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 27/اپریل 2005ء میں محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ اس نظم سے انتخاب ملاحظہ کیجئے:

کیا نہ بندگی کا حق ادا ، تسلیم کرتی ہوں
مرے مولا میں اپنی ہر خطا ، تسلیم کرتی ہوں
بہت کمزوریاں ہیں مجھ میں یہ تسلیم کرنے میں
سدا مانع رہی میری اَنا ، تسلیم کرتی ہوں
ہیں کتنی ٹھوکریں کھائیں مگر گرنے سے پہلے ہی
مجھے تُو نے سنبھالا بارہا ، تسلیم کرتی ہوں
بہت ہی ظلم میں نے جان پر اپنی کئے جاناں
بہت ٹالے ہیں تُو نے ابتلاء ، تسلیم کرتی ہوں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
28th July 2006 –10th August 2006

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

FRIDAY 28TH JULY 2006 DAY 1 JALSA

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA International Jamaat News
01:05 Jalsa Salana UK 2006: Inspection and Inauguration by Hadhrat Khalifatul Masih V.
03:20 Huzoor's Tours & Al Maa'idah
04:10 MTA Variety: A seminar on different schemes set up by Hadhrat Mirza Nasir Ahmad, Khalifatul Masih III (ra). Hosted by Maqbool Ahmad Zaffar.
04:50 Gulshan-e-Waqf-e-Nau: Rec.18/01/04.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:05 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal)
08:25 Le Francais C'est Facile: No. 69
08:50 Jalsa Salana UK 2006 Inspection [R]
11:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2006
12:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Hadeeqa-tul-Mehdi.
13:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2006, including interviews with various guests.
13:15 Documentary: Intikhab-e-Khilafat-e-Khamsa.
15:25 Jalsa Salana UK 2006: Live Inaugural address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V.
17:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2006, including interviews with various guests.
18:00 Jalsa Salana UK: Repeat of Day 1 proceedings
19:00 Friday Sermon [R]
20:15 Documentary: Intikhab-e-Khilafat-e-Khamsa
21:00 Jalsa Salana UK: Repeat of Day 1 proceedings

SATURDAY 29th JULY 2006 DAY 2 JALSA

00:00 Jalsa Salana UK 2006: repeat of the first session, including inaugural address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
04:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. recorded on 28/07/06.
05:00 Jalsa Salana UK 2006: repeat of Day 1.
06:10 Documentary: Intikhab-e-Khilafat-e-Khamsa
07:00 Friday Sermon [R]
08:00 Jalsa Salana UK 2006: Live proceedings from Day 2, including various interviews and poems.
09:00 Live proceedings from the men's morning session including speeches by Bilal Atkinson and Ataul Mujeeb Rashid.
10:50 Live Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from the ladies Jalsa Gah.
12:45 Live Intikhab-e-Sukhan
14:15 Jalsa Salana UK 2006: Live proceedings from day 2, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V .
17:00 Live proceedings from Jalsa Salana
19:00 Jalsa Salana UK: Repeat of Day 2 proceedings
21:50 Jalsa Salana UK 2006: repeat of address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from the ladies Jalsa Gah.

SUNDAY 30th July 2006 DAY 3 JALSA

00:00 Jalsa Salana UK: Repeat of Day 2 proceedings
01:30 Jalsa Salana UK 2006: repeat of address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 29th July 2006.
04:00 Jalsa Salana UK 2006: repeat of day 2 proceedings, including a programme with Chairman of MTA, Naseer Ahmad Shah.
06:00 Jalsa Salana UK 2006: repeat of address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from the ladies Jalsa gah. Recorded on 29/07/06.
08:00 Jalsa Salana UK 2006: Live proceedings from the Jalsa gah including various speeches.
11:40 Jalsa Salana UK 2006: Live proceedings fromthe Jalsa gah, including International Bai'at ceremony.
13:15 Documentary: Huzoor's Tours
14:15 Jalsa Salana UK 2006: Live proceedings, including an session with Arabic guests.
15:00 Jalsa Salana UK 2006: Live concluding session, including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
17:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2006, including various interviews and poems.
19:00 Jalsa Salana UK 2006: repeat of day 3.
22:40 Jalsa Salana UK 2006: repeat of International Bai'at ceremony.

MONDAY 31ST JULY 2006

00:00 Jalsa Salana UK 2006: Repeat of Day 3 proceedings, including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
07:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 28/07/06.
08:15 Documentary: Intikhab-e-Khilafat-e-Khamsa.
09:00 Jalsa Salana UK: repeat of Day 1 proceedings.
15:00 Friday Sermon [R]
16:15 Documentary: Intikhab-e-Khilafat-e-Khamsa
18:00 Friday Sermon [R]
19:15 Documentary: Intikhab-e-Khilafat-e-Khamsa
22:25 Jalsa Salana UK 2006: repeat of proceedings from day 1 including inaugural address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.

TUESDAY 1ST AUGUST 2006

00:00 Jalsa Salana UK 2006: repeat of Day 1 proceedings including various interviews.
02:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 28/07/06.
03:15 Documentary: Intikhab-e-Khilafat-e-Khamsa
05:00 Friday Sermon [R]
06:10 Documentary [R]
07:00 Friday Sermon [R]
08:00 Jalsa Salan UK 2006: repeat of day 2 proceedings, including the men's morning session
10:50 Jalsa Salana UK 2006: Repeat of address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from the ladies Jalsa Gah. Recorded on 29/07/06.
14:30 Jalsa Salana UK 2006: Repeat of address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V Recorded on 29/07/06.
17:00 Jalsa Salana UK 2006: Ladies session [R]
18:45 Jalsa Salana UK: repeat of Day 2 proceedings.
20:45 Friday Sermon [R]
21:45 Jalsa Salana UK: repeat of Day 2 proceedings.

WEDNESDAY 2ND AUGUST 2006

00:00 Jalsa Salana UK 2006: Repeat of address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from the ladies Jalsa Gah. Recorded on 29/07/06.
03:00 Jalsa Salana UK: repeat of day 2 proceddings.
05:15 Documentary: Intikhab-e-Khilafat-e-Khamsa
06:00 Jalsa Salana 2006: Ladies session [R]
08:00 Jalsa Salana UK: repeat of day 3 proceedings.
11:40 Jalsa Salana UK: repeat of International Bai'at ceremony.
15:00 Jalsa Salana UK: repeat of concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
17:00 Jalsa Salana UK: repeat of day 3 proceedings
22:40 Jalsa Salana UK: International Bai'at [R]

THURSDAY 3RD AUGUST 2006

00:00 Jalsa Salana UK: Repeat of day 3 proceedings
02:00 Jalsa Salana UK: repeat of concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
04:00 Jalsa Salana UK: Repeat of day 3 proceedings
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Bustan-e-Waqfe Nau Class. Rec. 24/01/04
08:05 English Mulaqa'at: Session 13, Rec: 01/05/94
09:15 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
10:15 Indonesian Service & Pushto Muzakarah
12:00 Tilaawat & MTA News review midweek
12:45 Bengali Service
13:45 Tarjamatul Qur'an Class. Session 141, Recorded on: 16/07/1996.
14:55 Huzoor's Tours & Moshaairah
17:15 English Mulaqa'at: Session 13 [R]
18:30 Arabic Service
21:00 Tarjamatul Quran Class. Session 141 [R]
22:05 Al Maaidah & MTA Variety
23:00 Bustan-e-Waqf-e-Nau Class [R]

FRIDAY 4TH AUGUST 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:00 Liqaa Ma'al Arab: Session 112. Rec. 07/12/1995.
02:10 Huzoor's Tours
03:10 Al Maa'idah
03:35 Bustan-e-Waqf-e-Nau: Recorded 24/01/2004.
04:40 Moshaa'irah: an evening of poetry
06:00 Tilaawat & Dars-e-Hadith
10:10 Jalsa Salana UK: inaugural address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec: 28/07/06.
12:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh Mosque, London.
13:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:55 Jalsa Salana UK 2006: Inaugural Address [R]
15:30 Friday Sermon [R]
18:30 Arabic Service
20:35 Friday Sermon [R]
21:35 Jalsa Salana UK: repeat of Day 1 proceedings

SATURDAY 5TH AUGUST 2006

00:00 Jalsa Salana UK 2006: Repeat of Inaugural address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
03:35 Jalsa Salana UK 2006: Inaugural Address [R]
06:10 Documentary: Intikhab-e-Khilafat-e-Khamsa
07:00 Friday Sermon, recorded on 04/08/2006.
08:00 Jalsa Salana UK: Repeat of day 2 proceedings
10:50 Jalsa Salana UK 2006: Repeat of address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from the ladies Jalsa Gah. Recorded on 29/07/06.
12:35 Jalsa Salana UK: repeat of day 2 proceedings
14:35 Jalsa Salana UK: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec: 29/07/06.
17:05 Jalsa Salana UK 2006: ladies session [R]
20:45 Jalsa Salana UK: repeat of day 2 proceedings
22:45 Friday Sermon [R]

SUNDAY 6TH AUGUST 2006

00:00 Jalsa Salana UK: repeat of day 2 proceedings
02:50 Jalsa Salana UK 2006: Repeat of address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from the ladies Jalsa Gah. Recorded on 29/07/06.
04:30 Friday Sermon: recorded on 04/08/2006.
06:00 Jalsa Salana UK 2006: Ladies session
08:00 Jalsa Salana UK 2006: repeat of day 3 proceedings, including international Bai'at ceremony and concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Rec. 30/07/06.
17:00 Jalsa Salana UK: repeat of day 3 proceedings
22:00 Jalsa Salana UK 2006: repeat of day 3 proceedings, including international Bai'at ceremony and concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Rec. 30/07/06.

MONDAY 7TH AUGUST 2006

00:00 Jalsa Salana UK: repeat of Day 3 Proceedings, including concluding address.
06:00 Tilaawat, Dars & MTA Jamaat News
07:15 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Class. Rec: 25/01/04
08:15 Learning French. Programme 17.
09:00 French Mulaqa'at. Session: 87. rec 15/11/99
10:00 Indonesian Service & Quiz Ruhaani Khaza'en
12:00 Tilaawat, Dars & MTA Jamaat News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon: Rec. 19/08/05
15:00 Quiz Ruhaani Khazaa'en [R] & MTA Travel
16:05 Intikhab-e-Sukhan: rec. 25/02/06
17:05 French Mulaqa'at [R]
17:55 Spotlight
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab Session 113, rec.12/12/95
20:35 International Jamaat News
21:10 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Class [R]
22:10 Spotlight
22:40 Friday Sermon

TUESDAY 8TH AUGUST 2006

00:00 Tilaawat, Dars & MTA News
00:55 Learning French, programme 17
01:30 Liqaa Ma'al Arab: Session 113, rec. 12/12/95
02:35 Friday Sermon, rec. 19/08/05
03:40 French Mulaqa'at, session 87, rec. 15/11/1999
04:40 Spotlight & Quiz Ruhaani Khazaa'en
06:00 Tilaawat, Dars & MTA News
07:00 Children's class with Huzoor. Rec: 31/01/04
08:05 Learning Arabic: Programme no. 24
08:35 Q & A Session, rec: 14/01/1996. Part 1.
09:20 Documentary on Rabwah
10:00 Indonesian Service & Sindhi Service
12:15 Tilaawat, Dars & MTA News
13:10 Bangla Shomprochar
14:15 Address by Hadhrat Khalifatul Masih V
15:05 Learning Arabic: No. 24
15:40 Children's Class. Rec. 31/01/2004.
16:45 Seerat-un-Nabi & Question & Answer Session.
18:30 Arabic Service
20:30 News Review Special
21:00 Children's Class [R]
22:05 Seerat-un-Nabi [R]
23:00 Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]

WEDNESDAY 9TH AUGUST 2006

00:00 Tilaawat, Dars & MTA News
01:05 Learning Arabic: No. 24
01:30 Liqaa Ma'al Arab: session 114, rec. 13/12/1995
02:35 Jalsa Salana Canada Speeches
03:40 Q & A Session, Recorded on 14/01/1996. Part 1
04:30 Documentary on Rabwah & Seerat-un-Nabi
06:00 Tilaawat, Dars & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqf-e-Nau class. Rec: 01/02/04
08:10 Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
08:45 Q & A Session: Rec. 14/01/1996. Part 2.
09:55 Indonesian Service & Swahili Service
12:00 Tilaawat, Dars & MTA News
13:10 Bangla Shomprochar
14:10 Friday Sermon, recorded on 04/08/2006.
15:20 Jalsa Salana UK Speeches
16:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau [R]
17:20 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: session 115, Rec. 14/12/95`
20:30 MTA International Jamaat News
21:05 Gulshane-e-Waqf-e-Nau [R]
22:05 Jalsa Speeches [R]
22:45 Friday Sermon [R]

THURSDAY 10TH AUGUST 2006

00:00 Tilaawat, Dars & MTA News
01:00 Waaqe-feen-e-Nau Children's Corner
02:00 Liqaa Ma'al Arab: session 115, Rec. 14/12/95
03:00 Discussion: Philosophy of Islam
03:20 Hamaari Kaa'enaat
03:40 Friday Sermon, Rec. 04/08/2006
04:40 Australian Documentary
05:10 Jalsa Speeches [R]
06:00 Tilaawat, Dars & MTA News
07:05 Bustan-e-Waqf-e-Nau, Rec. 07/02/04
08:20 Al Maa'idah
08:35 English Mulaqa'at: session 14, Rec.07/05/94
09:40 Huzoor's Tours
10:25 Indonesian Service & Pushto Muzakarah
12:00 Tilaawat, Dars & MTA News
13:10 Bengali Service & Huzoor's Tours [R]
14:10 Tarjamatul Qur'an Class, Rec. 22/07/1996
15:20 Huzoor's Tours & Moshaa'irah
17:20 English Mulaqa'at: Session 14 [R]
18:30 Arabic service
21:00 Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:10 Al Maa'idah & MTA Variety
23:00 Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]

Translations for Hazoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEAR PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603

Fax: (020) 8544 7611

Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 13 Friday July 21, 2006 Issue No. 29

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

معرکہ حق و باطل کی صدسالہ تاریخ

میں اگر کاذب ہوں کذّابوں کی دیکھوں گا سزا
پر اگر صادق ہوں پھر کیا عذر ہے روز شمار

سلامتی کے شہزادہ کی دعوت صلح

اللہ جلّشانہٗ نے مہدی آخرالزمان بانی سلسلہ احمدیہ کو الہام فرمایا کہ ”خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اوران کی تعظیم ملوک اورذوالجبروت کرتے ہیں اوروہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 96)

اس منصب آسمانی کے مطابق خدا کے اس شیر نے اپنے دور کے مکفرین اوردین فروشوں فقیہوں کو پہلے دعوتِ مباہلہ پھر ۵مارچ ۱۹۰۱ء کو بذریعہ اشتہار دعوت صلح دی کہ آؤ عہد کریں کہ ہم آئندہ تہذیب وشائستگی کو اپنا شعار بنائیں گے اور ہر فریق اپنے مؤقف کو پیش کرتے ہوئے ہر ایک قسم کی سخت زبانی سے باز رہے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی پُرشوکت خبردی کہ:۔

”یہی تو وقت ہے کہ ہمارے مخالف علماء اپنے اخلاق دکھائیں ورنہ جب یہ فرقہ دنیا میں چند کروڑ انسانوں میں پھیل جائے گا اور ہر ایک طبقہ کے انسان اور بعض ملوک بھی اس میں داخل ہوجائیں گے..........تو اس زمانہ میں تو یہ کینہ اوربغض خودبخود لوگوں سے دور ہوجائے گا۔“

نیز ارشاد فرمایا کہ:۔

”آئندہ جس فریق کے ساتھ خدا ہوگا وہ خود غالب ہوتا جائے گا۔ دنیا میں سچائی ایک چھوٹے سے تخم کی طرح آتی ہے پھر رفتہ رفتہ ایک عظیم الشان درخت بن جاتا ہے وہ پھل اور پھول لاتا ہے اور حق جوئی کے پرندے اس میں آرام کرتے ہیں۔“ (تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ 8 مرتب حضرت میر قاسم علی اشاعت۔جون 1927ء)

علماء برصغیر کا ردعمل

سلامتی کے اس شہزادے کی اس مخلصانہ پیشکش کو خداناترس اور ظالم وسفاک ملاؤں نے نہایت حقارت سے ٹھکراتے ہوئے پوری بے شرمی سے دعویٰ کیا کہ یہ سلسلہ تو مسیلمہ کی طرح بہت جلد نیست ونابود ہوجائے گا۔

(کتاب ”اظہار مخادعت مسیلمہ قادیانی“ صفحہ 12,9,7۔ از عبدالاحد خانپوری)

علاوہ ازیں اول المکفرین شیخ بٹالوی (وفات 29/جنوری 1921ء صفحہ 5) نے تو حضور کوقتل کرانے کی بھی متعدد بار سازشیں کیں۔(الفضل 17/ جنوری 1921ء صفحہ 5) اپنے ایجنٹ کو انگریزوں نے چار مربعوں سے نوازا۔(اشاعۃ السنہ ”جلد 19 نمبر9 صفحہ 277) نیز شمس العلماء“ کا خطاب دیا۔اور دربار تاجپوشی 20/ دسمبر 1912ء میں ایک وفد کے ساتھ جن میں مختلف سجادہ نشین، امام مسجد دہلی، مہتمم دارالعلوم...... دیوبند بھی شامل تھے۔ مولوی محمد حسین (شیخ بٹالوی) کو جارج پنجم نے شرف باریابی بخشا۔

(مرقع مولتان صفحہ 35-36 از سید محمد اولاد علی گیلانی)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت شیخ بٹالوی کی انگریز پرستی اوراس کی سرپرستی میں فتنہ انگیزیوں کے باوجود ترقی کرتی چلی گئی۔اور جہاں اس شخص کی قبر تک آثار ہمیشہ کے لئے معدوم ہوچکے ہیں وہاں خدا کے موعودؑ مسیح کا مزار مبارک اور مسکن زیارت گاہ عالم بن چکے ہیں۔اور دنیا کے کناروں تک اس کی عظمتوں سے گونج رہے ہیں مگر اس کے ہم خیال اہلحدیث پر زبردست تنقید کرتے ہوئے آہ وفغاں میں مصروف ہیں ان کا بیان ہے کہ یہی وہ مقام ہے کہ تحریک اہل حدیث انگریز کے ہاتھ میں بک گئی۔

(اخبار ”الاعتصام“ 12/ اکتوبر 1956ء صفحہ 6)

مولوی عبدالحئ ندوی لکھنوی نے اپنی کتاب ’الاعلام‘ جلد8 میں ”المولوی محمد حسین البطالوی“ کے عنوان سے اس ذات شریف کی نسبت اعتراف کیا ہے کہ اس نے ملک کے طول وعرض میں فتنوں کی آگ بھڑکائی اور مسلمان فرقوں کے اندر اسکی مناظرانہ مساعی میدان جنگ میں بدل گئیں۔

(صفحہ 451)

شیخ بٹالوی کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب نے مسلسل 28 سال تک احمدیت کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر کاروان احمدیت تو مصلح موعودؓ کی قیادت میں برق رفتاری سے بڑھتا گیا۔لیکن دوسری طرف خود اہلحدیثوں نے سیدنا مسیح موعودؑ کی پیشگوئی اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اھَانَتَکَ کے عین مطابق ان کو زندیق بلکہ تمام اہل زمین کے کافروں سے بدتر قرار دیا۔اور شاہ مسعود نے بھی ان کے واجب القتل ہونے کے فتوے لے کر ان کی تفسیر کو فتنہ عظیم قرار دیا۔سیکرٹری جمیعۃ مرکزیہ اور اہلحدیث ہند، لاہور نے ایک کتاب ”مولوی ثناء اللہ صاحب اوران کی تفسیر القرآن کے متعلق آخری فیصلہ“ میں نجد کے مقتدر علماء بلکہ قاضی القضاۃ تک کے بہت سے فتاوی مع اصل متن کے شائع کئے۔ مثلاً علامہ سلیمان بن محمد بن الجمھوری نے یہ فتویٰ دیا کہ مولوی ثناء اللہ گمراہ اوراس کی شہادت شرعاً نامقبول ہے مسلمانوں پرواجب ہے کہ اس کا بائیکاٹ کریں۔نہ اسے سلام کہا جائے نہ اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے۔حتیٰ کہ اس کی قبر پر دعا بھی جائز نہیں۔فتویٰ ان الفاظ پر اختتام پذیر ہوا:۔

”عیاذاً بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِہٖ وَأَلِیْمِ عِقَابِہٖ“ (آخری فیصلہ صفحہ 20) اس ضمن میں ”فتنہ ثنائیہ“ اور ”بالاربعین“ کتابیں بھی اہلحدیثوں نے شائع کیں جو ثنائی تابوت میں آخری کیل کی حیثیت سے ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ مولوی عبدالاحد خانپوری جس نے حضرت مسیح موعودؑ کی دعوت صلح کے جواب میں حضور کو (معاذ باللہ) مسیلمہ کہا تھا۔اپنی کتاب ”الجھمیۃ الثنائیۃ“ صفحہ 6 پر واضح لفظوں میں لکھا:”ثناء اللہ ملحد، زندیق جعد اور جہم سے ہزار درجہ بدتر ہے بلکہ تمام کفار روئے زمین سے بدتر ہے (اور) قتل کا مستحق ہے۔“

(صفحہ 6 مطبوعہ امان سرحدی برقی پریس راولپنڈی)

سیاسی ہتھیاروں سے قصراحمدیت پرعالمی حملہ

جیسا کہ مستنداحراری لٹریچر سے ثابت ہے کہ 31/ دسمبر 1929ء کو آل انڈیا نیشنل کانگرس کے پلیٹ فارم پر مجلس احرار کا قیام عمل میں آیا جس کے اغراض ومقاصد اس کے ترجمان ”آزاد“ لاہور (30/ اپریل 1951ء صفحہ 17) کے الفاظ میں ملاحظہ فرمایئے:۔

”جب......حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری ......کے علمی اسلحہ فرنگی کی اس کاشتہ داشتہ نبوت کو موت کے گھاٹ نہ اتار سکے تو مجلس احرار اسلام کے مفکر اکابر نے جنگ کا رخ بدلا۔ نئے ہتھیار لئے اور علمی بحث ونظر کے میدان سے ہٹ کر سیاست کی راہ سے فرنگی شاہکار پر حملہ آور ہوگئے۔“

”احراری امیر شریعت“ عطاء اللہ بخاری نے 16/ مئی 1935ء کو رام تلائی کے جلسہ عام سیالکوٹ میں پیشگوئی کی:۔

”مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ یہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو۔“

(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری از خان کابلی)

پھر ”مفکر احرار“ چوہدری افضل حق نے آل انڈیا احرار کانفرنس پشاور (7-8-9 اپریل 1939ء) میں دعویٰ کیا کہ ”احرار کا وسیع نظام دس برس کے اندر اندر اس فتنہ کو ختم کرکے چھوڑے گا۔“ (خطبات احرار صفحہ 37)

رب العرش کا زندہ نشان

صداقت احمدیت پر رب العرش کی قدرتوں کا یہ زندہ نشان ملاحظہ ہو کہ اس دعویٰ کے ٹھیک دس سال بعد جماعت احمدیہ کے دوسرے عالمی مرکز ربوہ کی مقدس سرزمین میں پہلا سالانہ جلسہ پوری شان وشوکت سے منعقد ہوا۔اور برصغیر کے طیور آسمانی بعض استعماری طاقتوں اوران کے گماشتوں کی سازشوں کے باوجود ایک بار پھر ایک مرکز میں جمع ہوگئے اور عروج احمدیت کی منزل پہلے سے بھی زیادہ قریب ہو گئی۔اس کے مقابل احرار کے سیاسی لیڈر کچھ عرصہ خان گڑھ، لاہور، سیالکوٹ، ملتان، اور آلومہار میں چھپے رہے اور اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل اور دوبارہ شہرت اور حصول زر کے لئے خفیہ منصوبے باندھتے رہے۔جس کے بعد 12 تا 14 جنوری 1949ء کو لاہور کانفرنس میں بخاری صاحب نے اعلان کیا کہ ”ہم نے سیاست کو خنزیر کا گوشت سمجھتے ہوئے چھوڑ دیا ہے۔“ (جرنیل سے جرنیل تک“ صفحہ 19 از حافظ تقی الدین احراری ناشر کلاسک 42 دی مال لاہور اشاعت 2003ء)

اس موقع پر تحقیقاتی عدالت 1953ء کے فاضل ججان کی رپورٹ کے مطابق یہ بھی فیصلہ سنایا گیا کہ ”مجلس احرار اب ایک سیاسی جماعت کی حیثیت سے ختم کردی گئی ہے۔اور آئندہ صرف ایک مذہبی گروہ کی حیثیت سے اپنی سرگرمیاں جاری رکھے گی۔“ (رپورٹ اردو صفحہ 12)

اس فیصلہ کے بعد احرار نے ”ختم نبوت“ کے نام سے ملک میں اشتعال کی آگ لگا کر ہر طرف خوفناک فتنہ پھیلانا شروع کیا۔اس مقدس نام سے ملک میں اشتعال سوز ڈھونگ اس پرقماش طائفہ کی طرف سے رچائے گئے۔ اس کا اندازہ مشہور معاند احمدیت مولوی عبدالرحیم اشرف صاحب مدیر ”المنبر“ کے الفاظ میں لگایئے۔انہوں نے لکھا:۔

”استہزاء، اشتعال انگیزی، یاوہ گوئی، بے سروپالفاظی، اس مقدس نام کے ذریعہ مالی غبن، لادینی سیاست کے داؤ پیچ، خلوص سے محروم، اظہار جذبات، مثبت اخلاق فاضلہ سے تہی کردار، ناخدا ترسی سے بھرپور مخالفت...... تحفظ ختم نبوت کے نام سے جو کچھ کیا گیا ہے اس کا اکثر و بیشتر حصہ انہی عنوانات کی تفصیل ہے“۔

(”المنبر“ لائل پور 6/ جولائی 1956ء صفحہ 7)

خود احراری ترجمان آزاد نے اس پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے فخریہ بلکہ متکبرانہ لب ولہجہ میں اپنے ان ”کارناموں“ کی کمال ڈھٹائی سے تشہیر کی کہ:

”یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ مجلس احرار کے خطیبوں میں جذباتیت، پھکڑ بازی اور اشتعال انگیزی کا عنصر غالب ہے۔یہ ٹھیک ہے۔“ (آزاد 27/ستمبر 1958ء صفحہ 17-18)

اب سوال یہ ہے کہ ان سیاسی ہتھکنڈوں کے باوجود احراریوں کا کیسا عبرتناک حشر ہوا۔اس کا جواب نامور احراری لیڈر شورش کے قلم سے لکھتا ہوں۔آپ نے صاف لفظوں میں کہا:

”حقیقۃً احراری اپنی تمام تر صلاحیتوں اور عظیم قربانیوں کے باوجود بدقسمت تھے جن کی مثال جرمن قوم کی سی ہے کہ جاں نثاری کے باوجود ہر معرکہ میں ہاران کا نوشتہ تقدیر رہی ہے۔“ (سید عطاء اللہ شاہ بخاری“ صفحہ 162)

ایک بدنام مُلّاں کے بلند بانگ دعاوی

احرار کے راندہ درگاہ الٰہی طائفہ کے ایک بدنام زمانہ چنیوٹی مُلّاں نے اپنی وفات (27/جون 2004ء) کے آخری سانس تک یہ نوشتہ تقدیر بدلنے اور خدا کی پاک جماعت کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔اور پاکستان اور سعودی عرب کے حکمرانوں اور رابطہ عالم اسلامی کی ناصیہ فرسائی، کاسہ لیسی اور سرپرستی میں افریقہ اور انگلستان وغیرہ کے دورے کئے اور بھولے بھالے

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں